عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۲۰۱۷ء | شمارہ:۳

رسول اکرم ﷺ کے ایک داماد

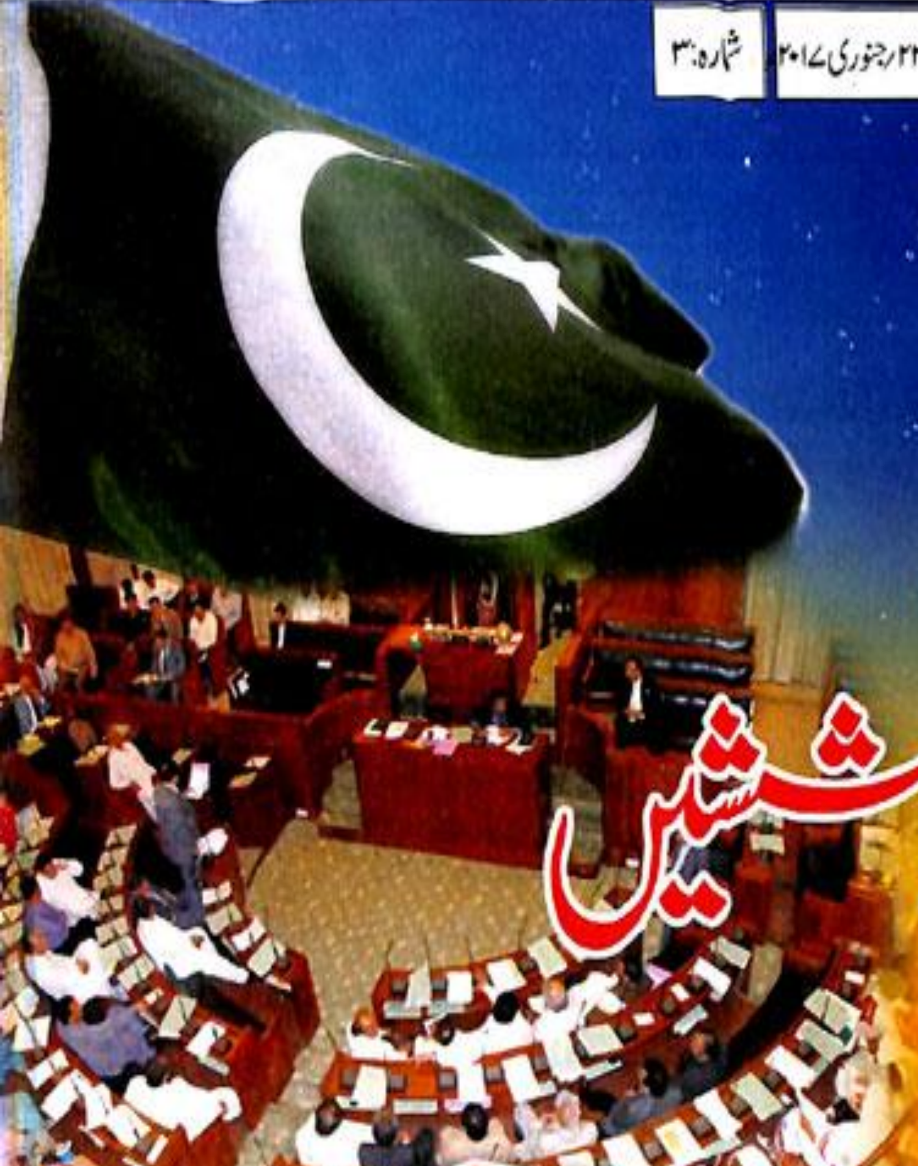

پاکستان کو سیکولر ریاست باور کرانے کی کوششیں

مسلمان سائنسدان اور ان کی ایجادات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

غیر شادی شدہ چچا کے مکان کی تقسیم

س:...... میری ساس مرحومہ سعیدہ بیگم صاحبہ جن کا آج سے تقریباً چار سال پہلے انتقال ہوا ہے اور ان کی اولاد زندہ ہے (لڑکے، لڑکیاں) وہ چالیس سال سے ایک مکان میں رہائش پذیر تھیں۔ یہ مکان درحقیقت ان کے چچا مرحوم عبدالعزیز کی ملکیت تھی، چچا نے شادی نہیں کی تھی، وہ کنوارے تھے انہوں نے اس مکان کے الاٹمنٹ پیپر مرتے وقت میری ساس سعیدہ بیگم کے ہاتھ میں دیئے تھے مگر مالک نہیں بنایا تھا۔ سعیدہ بیگم کو ملا کر سات بہنیں اور دو بھائی ہیں، جس میں سے سعیدہ اور ان کی ایک بہن اور ایک بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔ بہن کا انتقال سعیدہ بیگم سے تقریباً ۶،۷ سال پہلے ہوا ان کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں زندہ ہیں، جب کہ بھائی کا انتقال تقریباً ۷،۸ ماہ قبل ہوا ہے اور ان کی بیگم کا بھی انتقال ہو گیا ہے، ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ آپ سے یہ فتویٰ لینا ہے کہ اس مکان کے کتنے حصے کس کے حق میں جانے چاہئیں؟ واضح رہے کہ مرحوم عبدالعزیز کی بہنوں کی اولاد بھی ہیں۔ سعیدہ بیگم کے دو بیٹے تین بیٹیاں ہیں اور سب شادی شدہ ہیں۔

ج:...... بصورتِ مسئولہ مذکورہ مکان جو کہ مرحوم عبدالعزیز کا ترکہ ہے اس کی قیمت ۴۶۲ (چار سو باسٹھ) حصوں پر تقسیم کی جائیں گی، جس میں سے مرحوم عبدالعزیز کے ہر زندہ بھتیجے (یعنی سعیدہ بیگم مرحومہ کے بھائی) کو ایک سو آٹھ حصے، ہر ایک زندہ بھتیجی (سعیدہ بیگم کی بہن) کو چون، چون حصے ملیں گے، جبکہ سعیدہ بیگم کی مرحومہ بہن کا حصہ ان کی اولاد کو ملے گا یعنی ہر بیٹے کو چودہ چودہ حصے جبکہ ہر بیٹی کو سات سات حصے ملیں گے، اسی طرح مرحومہ سعیدہ بیگم کا حصہ ان کی اولاد کو ملے گا، یعنی ہر بیٹے کو بارہ، بارہ حصے جبکہ ہر بیٹی کو چھ چھ حصے ملیں گے اور سعیدہ بیگم کے بے اولاد مرحوم بھائی کا حصہ ان کے زندہ بہن بھائی وغیرہ کو ملے گا۔

ایجاب وقبول کے بعد نکاح کی حیثیت

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عاقلہ بالغہ لڑکی گواہوں کی موجودگی میں نکاح قبول کرنے کے بعد یہ کہے کہ میں نے یہ نکاح اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ماں باپ کا دل رکھنے کے لئے ہاں کی تھی تو قرآن وسنت کی روشنی میں اس نکاح کی کیا حیثیت ہوگی؟

ج:...... جب لڑکی بالغ ہے اور نکاح کے وقت اس نے منظوری بھی دے دی ہے تو نکاح ہو گیا، اب بعد میں اس کا یہ کہنا کہ میں نے اپنے والدین کی خوشی کے لئے ہاں کہا تھا، اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ محض ایجاب وقبول سے ہی نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اس لئے یہ نکاح قائم ہے۔

قسم توڑنے کا کفارہ

س:...... میں نے قسم کھا کر عہد کیا تھا کہ یہ کام کروں گا، لیکن پھر میں نے اپنا عہد توڑ دیا اور وہ کام نہیں کر سکا، آپ مجھے بتائیے کہ اس کے لئے کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... قسم توڑنے کا کفارہ ہے دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑے دینا اور اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا۔ اگر آپ نے یہ کفارہ ادا کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ واستغفار بھی کر لی تو امید رکھیں کہ ان شاء اللہ! یہ گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۱۵تا۲۱ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲جنوری ۲۰۱۷ء — شمارہ:۳

اس شمارے میں!

پاکستان کو سیکولر ریاست باور کرانے کی کوششیں	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
رسول اکرم ﷺ کے ایک داماد	۷	مولانا ولی رازی
حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ	۱۰	مولانا توصیف احمد
اولاد: قدرت کا انمول تحفہ (۲)	۱۲	مفتی محمد نعیم
مسلمان سائنسدان اور ان کی ایجادات	۱۵	عبداللہ عابد
وفیات	۱۷	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۱۹	ادارہ
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، لکی مروت	۲۳	مولانا محمد ابراہیم ادھمی
مرزا قادیانی کا تعارف وکردار (۱۹)	۲۵	حافظ عبیداللہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ڈالر

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

ذکرِ الٰہی

مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے جس اجتماع میں خدا کا ذکر ہوتا ہو، جنت دوزخ کی کیفیت بیان کی جاتی ہو وہاں فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں، اس سے مراد کثرت ہے کہ بہت زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ فرشتوں سے جان بوجھ کر دریافت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے تخلیق آدم کے وقت تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے جب ہم تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں تو پھر اور مخلوقات پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے، اس لئے ان کو گواہ بنایا جاتا ہے تاکہ وہ یہ بات جانیں کہ وہ نفس کی خواہشات سے پاک ہو کر جو کچھ کرتے ہیں، انسان نفسانی خواہشات میں الجھ کر بھی وہی کرتا ہے۔

حدیث قدسی ۷: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو میرے ذکر نے اس قدر مشغول رکھا کہ وہ مجھ سے کچھ سوال نہ کر سکا تو میں ایسے بندے کو مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (بخاری، بیہقی، بزاز)

یعنی ہر وقت ذکر میں لگا رہتا ہے اور اس کو اتنی فرصت نہیں ملتی کہ اپنی حاجت اور ضرورت مجھ سے طلب کرے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور بغیر مانگے اس کی مراد پوری کر دیتا ہوں۔

حدیث قدسی ۸: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس کو میرے ذکر نے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ مجھ سے اپنی حاجت طلب کرے تو میں اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس کی حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ (ابو نعیم، دیلمی)

حدیث قدسی ۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت حق کی خدمت میں عرض کی: ''اے پروردگار! کیا تو مجھ سے قریب ہے؟ جو میں تجھ کو چپکے سے پکاروں یا فاصلے پر ہے جو تجھ کو زور سے پکاروں۔ اے پروردگار! میں تیری آواز کے حسن کا احساس کرتا ہوں، لیکن تجھ کو دیکھتا نہیں تو کہاں ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میں تیرے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے موجود ہوں۔ اے موسیٰ! جب بھی کوئی بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں اور جب مجھ کو کوئی بندہ پکارتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔'' (دیلمی)

نماز

عملی و شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مسائل غسل

☆......کان کے اندرونی حصوں کو دھونا بھی ضروری ہے، لہٰذا کان میں پانی ڈالتے ہوئے اندر اور باہر کے حصوں میں اچھی طرح انگلی پھیر لینی چاہئے تاکہ کان کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں سے کوئی بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

☆......ناف کے اندر بھی پانی ڈالتے ہوئے گیلی انگلی کا پھیرنا ضروری ہے تاکہ ناف کی پوری جلد اچھی طرح گیلی ہو جائے۔

☆......ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں کے درمیان خلال کرنا۔ یعنی گیلی انگلی پھیرنا بھی ضروری ہے تاکہ انگلیوں کی درمیانی جگہیں بھی بال برابر بھی خشک نہ رہ سکیں۔

☆......سر کے بال اگر گھنگریالے ہیں یا عورتوں نے بطور فیشن انہیں گوندا ہوا ہے تو سر میں پانی ڈالتے ہوئے انہیں اچھی طرح دھونا ضروری ہے تاکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔

☆......عورتوں کی انگلیوں پر لگی ہوئی نیل پالش کا بھی غسل واجب اور وضو کے اندر ہٹانا ضروری ہے ورنہ وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

☆......اگر انگلیوں میں انگوٹھی یا انگوٹھی نما کوئی چیز پہنی ہوئی ہو، کان کی بالیاں، ہاتھوں کی چوڑیاں، ناک کی نتھ، مصنوعی بتیسی (دانت) مناسب تو یہی ہے کہ غسل کرنے والا غسل کے وقت انہیں اپنے جسم سے علیحدہ کر لے، اگر ایسا نہیں کر سکتا ہو یا نہیں کیا ہو تو ان تمام چیزوں کو دھوتے ہوئے اپنی جگہ سے اچھی طرح ہلالے تاکہ ان کے نیچے جسم کے حصوں تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔

☆......اگر کسی وجہ سے منی کا اخراج ہوا ہو تو غسل سے پہلے پیشاب کرلے تاکہ منی کے اگر کچھ ذرات اندر رہ گئے ہوں تو وہ بھی باہر آ جائیں، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ غسل کے بعد اگر وہ ذرات باہر آ گئیں تو دوبارہ غسل کرنا پڑے گا۔

نوٹ: تنہائی میں تمام لباس اتار کر (یعنی غسل خانے میں) غسل کرنا جائز ہے، البتہ جسم کے چھپانے والی جگہوں پر کوئی کپڑا باندھ کر غسل کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن اس صورت میں تمام جسم پر پانی پہنچانے کی احتیاط لازم ہے اور اگر تنہائی یا غسل خانہ نہ ملے تو لوگوں کے سامنے (چاہے مرد مرد کے سامنے یا عورت عورت کے سامنے نہائے) برہنہ ننگے ہو کر نہانے کی بالکل گنجائش ہی نہیں ہے۔

☆......غسل چاہے برہنہ ہو کر کیا ہو یا کپڑا باندھ کر کیا ہو ایسی صورت میں چونکہ اعضائے وضو دھل جاتے ہیں، لہٰذا غسل کرنے کے ساتھ ساتھ آدمی باوضو بھی ہو جاتا ہے اور اس وقت تک باوضو رہتا ہے جب تک کہ وضو توڑنے والی کوئی بات پیش نہ آ جائے، اس لئے غسل کے بعد نماز وغیرہ پڑھنے کے لئے دوبارہ نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

پاکستان کو سیکولر ریاست باور کرانے کی کوششیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہٖ الذین اصطفی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص اور اسلامی روح سے الرجک، سیکولرلابیوں اور این جی اوز کی غذا سے پروردہ افراد اور گروہوں کی مسلسل یہ کوشش اور کاوش ہے کہ اس ملک سے اسلام، دین، مذہب، شریعت، ان کے حاملین ومحبین کے ساتھ ساتھ محافظین پاکستان، جغرافیائی اور نظریاتی اعتبار سے مستحکم پاکستان کے نظریہ سے متصف ملک اور قوم سے محبت رکھنے والوں کو دیس نکالا دیا جائے یا کم از کم اُنہیں اتنا کمزور اور بے وقعت کردیا جائے کہ ان کی آواز اور شناخت دب کر رہ جائے۔

لگتا یوں ہے کہ اب ہماری حکومتیں بھی ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں اور ان کی من گھڑت کہانیوں اور اسٹوریوں سے اتنا مرعوب، متأثر اور خوف زدہ ہوچکی ہیں کہ صحیح حقائق اور مستند تاریخی واقعات کی پرواہ کیے بغیر اُن کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کے خفیہ عزائم اور ناپاک ارادوں کو بروئے کار لانے کے لیے ہمہ وقت اور ہمہ جہت کوشاں اور سرگرداں ہیں۔

آج دنیا جانتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ایٹمی ملک ہے اور اسباب کے درجہ میں اس ملک کو یہ اعزاز ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اَنتھک محنت اور جدوجہد نے دلایا ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ طبیعات کی تمام تر علمی وعملی ترقی ڈاکٹر ریاض الدین کی چالیس سالہ شبانہ روز کی محنت اور جہد مسلسل کی مرہونِ منت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسلام آباد یونیورسٹی کے اس شعبہ کو ان محسنین پاکستان کے نام سے منسوب کیا جاتا، لیکن پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے نیشنل سینٹر فار فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنے اور ان کے نام کی اسکالرشپ دینے کا اعلان کرڈالا ہے۔ خبر کے مطابق وزیر اعظم نواز شریف نے اسلام آباد میں قائم قائداعظم یونیورسٹی کے نیشنل سینٹر فار فزکس کا نام ''ڈاکٹر عبدالسلام سینٹر آف فزکس'' رکھنے کی اصولی منظوری دے دی ہے۔ وزیر اعظم نے وفاقی وزارتِ تعلیم کو حکم دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں باقاعدہ سمری تیار کرے اور صدرِ مملکت کی منظوری کے لیے پیش کرے۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم نے پاکستانی طلبہ کے لیے سالانہ پانچ وظیفوں (اسکالرشپ) کا اعلان بھی کیا ہے جو طبیعات کے شعبے میں پی ایچ ڈی کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں تعلیم کے لیے جائیں گے۔ اس پروگرام کو بھی ''پروفیسر عبدالسلام فیلوشپس'' کا نام دیا جائے گا۔ اور کہا جارہا ہے کہ وزیر اعظم نے یہ قدم پاکستان کے نامور ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالسلام کی اپنے شعبے میں عظیم خدمات کے اعتراف کے طور پر اُٹھایا ہے۔

اخبارات کے مطابق وزیر اعظم سے اس شعبہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام موسوم کرنے کا مطالبہ ڈاکٹر پرویز ہود نے کیا تھا اور ڈاکٹر پرویز ہود وہی شخص ہے جو اول روز سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خاتمے کی مہم چلا رہا ہے، اس نے ہی محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خلاف پروپیگنڈا کیا اور ایٹمی دھماکوں پر ان کی قبر بھی بنائی تھی۔

وزیر اعظم کے اس فیصلے کے خلاف تمام دینی ومذہبی جماعتوں نے احتجاج کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ اور مرکزی قائدین کے حکم پر کراچی دفتر میں آل پاکستان کانفرنس بلائی گئی تھی، تمام جماعتوں کے نمائندوں کی طرف سے وزیر اعظم کے اس اقدام کی پرزور مذمت اور اس کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہوئے یہ اعلامیہ جاری کیا گیا کہ: ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آل پارٹیز کانفرنس میں شریک مذہبی

جماعتوں کے رہنماؤں نے وفاقی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کیا گیا تو حکومت کے خلاف بھرپور ملک گیر تحریک چلائی جائے گی، جبکہ سندھ اسمبلی میں متنازعہ بل کے خلاف آج (جمعہ کو) یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اسلام کی اشاعت کو روکنے کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں راقم الحروف کی زیر صدارت آل پارٹیز کانفرنس میں جے یو آئی کے نائب امیر قاری محمد عثمان، جماعۃ الدعوۃ کراچی کے مسؤل انجینئر مزمل اقبال ہاشمی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ناظم مولانا سعید اسکندر، جمعیت غربا، اہل حدیث کے نائب امیر محمد احمد سلفی، نظام مصطفیٰ پارٹی کے صوبائی صدر الحاج محمد رفیع، جے یو آئی (س) کے رہنما مولانا مشتاق احمد، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے محمد اشرف قریشی، جے یو پی نورانی کے صوبائی صدر عقیل انجم قادری، قاضی احمد نورانی، جے یو پی کے مفتی غوث قادری، مستقیم نورانی، شیعہ عالم دین سید کرار نقوی، اشرف المدارس کے محمد ارشاد، دارالعلوم کراچی کے مولانا محمد حنیف خالد اور دیگر نے شرکت کی۔ اے پی سی کے مشترکہ اعلامیہ کا اعلان کرتے ہوئے قاری محمد عثمان نے کہا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے ایک شعبے کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرنے کی منظوری پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ عبدالسلام کی ملک وقوم کے لیے ذرہ بھر کوئی خدمات نہیں، سائنسی مشیر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے پاکستان کے ایٹمی صلاحیت کے حصول میں رکاوٹ ڈالی، بلکہ ایٹمی راز پاکستان مخالف قوتوں تک پہنچائے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد عبدالسلام بیرون ملک چلے گئے اور بیان دیا کہ مسٹر بھٹو اور فیصلہ کے ذمہ دار تمام کا بیڑا غرق ہو۔ قاری محمد عثمان نے کہا کہ ایسا شخص جو ملک اور اسلام کا دشمن تھا، اس کے نام سے بانی پاکستان کے نام سے منسوب جامعہ کے ایک شعبے کو منسوب کرنا انتہائی شرمناک فیصلہ ہے۔ مذکورہ شعبے کو محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے منسوب کیا جائے۔ اعلامیے میں سندھ اسمبلی کے منظور کردہ متنازعہ بل کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہم اقلیتوں کے حقوق کے حامی ہیں۔ اسلام میں جبری مذہب تبدیلی کا تصور نہیں ہے۔ سندھ حکومت نے اقلیتوں کے تحفظ کی آڑ میں اسلام کی اشاعت کو روکنے کی کوشش کی ہے جس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اور آج جمعہ یوم احتجاج کے طور پر منائیں گے اور جمعے کے خطبات میں بل کی متنازعہ شقوں کے حوالے سے عوام کو آگاہ کریں گے۔ راقم الحروف نے کہا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرنا انتہائی قابل مذمت اقدام ہے۔ ملک میں علمائے کرام، سائنس دانوں اور قابل ذکر خدمات انجام دینے والی مسلمان شخصیات کی کمی نہیں ہے۔ ملک دشمن کو اعزاز سے نوازنا ملکی آئین سے انحراف ہے۔ دیگر مقررین نے کہا کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر حکمران اسلام دشمنی پر اتر آئے ہیں۔ سیکولرازم کو ہوا دی جا رہی ہے۔ تمام مذہبی جماعتیں اور علمائے کرام اپنے اتحاد سے ان سازشوں کو ناکام بنائیں۔" (روزنامہ امت، جمعہ، ۹ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۹ دسمبر ۲۰۱۶ء)

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ: سندھ میں رہنے والی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ان کے معاشی مسائل، پینے کا صاف پانی، خوراک اور علاج معالجہ کی تمام سہولتیں انہیں دی جائیں۔

۲:...... اسلام میں شراب ممنوع ہے۔ آج اقلیتیں شراب پر پابندی کا مطالبہ کر رہی ہیں اور سندھ گورنمنٹ اس کی اجازت دے رہی ہے۔ یہ اجتماع شراب پر مکمل طور پر پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۳:...... آئے روز مدارس و جامعات کو نئے نئے قوانین اور پابندیوں میں جکڑنے کی باتیں کی جاتی ہیں، یہ سلسلہ ختم کیا جائے۔ حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے نمائندوں کے مابین جو معاہدات ہوئے ہیں، ان پر عمل درآمد کیا جائے۔

۴:...... گزشتہ روز جو پی آئی اے کا حادثہ ہوا ہے، یہ اجتماع اس میں موجود مسلمان شہداء کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کی فی الفور تحقیقات کرائی جائیں اور اس میں کوتاہی برتنے والے افراد کو کڑی سزا دی جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت فرمائے، شریروں کے شر، حاسدین کے حسد اور فتنہ پروروں کے فتنوں سے ہمارے پیارے ملک، اس کے اداروں اور قوم کو محفوظ فرمائے اور ملک وقوم کے غداروں سے اس ملک کو پاک فرمائے، آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک داماد

مولانا محمد ولی رازی

مکہ مکرمہ میں ابھی اسلام کا سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔ ہر طرف جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا، لیکن اس اندھیرے میں قریش کی شاخ بنی عبد شمس کے کچھ لوگ خاندانی عز و شرف، مروت و خودداری اور دیانت و صداقت کی وجہ سے ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے۔ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان سے بیٹے کی طرح پیار کرتی تھیں اور خود رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی ابوالعاص کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔

بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جوانی میں قدم رکھا تو وہ حسب نسب کے لحاظ سے شریف ترین، والدین کے لحاظ سے معزز ترین اور ذاتی اخلاق و کردار کی وجہ سے پاکیزہ ترین بیٹی تھیں۔ قریش کے سرداروں کے بیٹے ان کے ساتھ شادی کے خواب دیکھنے لگے۔ لیکن ابوالعاص کی شخصیت پرکشش ہونے کے ساتھ ساتھ ذاتی خوبیوں سے آراستہ تھی۔ پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہیتے بیٹوں کی طرح تھے، اس لئے یہ سعادت ان ہی کے حصے میں لکھی گئی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح ہوگیا۔ اس وقت تک مؤمن عورتوں کے ساتھ مشرکین کے نکاح کی حرمت کا حکم نہیں آیا تھا۔

ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور یہ ایک مثالی جوڑے کی حیثیت رکھتا تھا۔ ابھی اس شادی کو چند ہی سال گذرے تھے کہ مکہ مکرمہ کی وادیاں اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ "اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ"۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت پر سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایمان لے آئیں، لیکن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت اور مخلصانہ تعلق کے باوجود ان کے دین کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے۔

قریش کی عداوت:

ادھر جب قریش مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بڑھتی دیکھی تو وہ سب جمع ہوئے اور انہوں نے طے کیا کہ اس نئے نبی کی لڑکیاں قریش کے لڑکوں کے نکاح میں ہیں۔ ان کی وجہ سے ہماری مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ ان کو طلاق دلوا کر ان کے گھر بھیج دو تو ان کی توجہ اپنی لڑکیوں کی طرف مبذول ہوجائے گی۔ اس رائے کو سب نے پسند کیا اور وہ ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔ ہم قریش کی بہترین عورتوں میں سے کسی سے تمہاری شادی کرا دیں گے۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ان کی اس پیشکش کو سختی سے ٹھکرا دیا اور کہا میں اپنی بیوی کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ کسی دوسری عورت کو قبول کروں گا۔ ان سے مایوس ہو کر وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہ کے شوہروں کے پاس گئے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ابولہب کے بیٹے عتبہ سے نکاح ہوا تھا، جبکہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے نکاح ہوا تھا۔ مگر دونوں کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ ابولہب کے خلاف بددعا پر مشتمل جب قرآن کریم کی سورۃ اللہب نازل ہوئی تو اس نے طیش میں آکر اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ رقیہ اور ام کلثوم کو طلاق دیں اور انہوں نے باپ کے حکم پر ایسا ہی کیا۔ جبکہ عتیبہ نے گستاخی کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھپٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی صدمہ گذرا اور جوش غم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل گئے کہ یا الٰہی! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرما دے۔ اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستے میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا ہوا تھا اور ابولہب قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا، مگر اچانک ایک شیر آیا اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا اور وہ مرگیا۔ بعد میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ۳ھ میں وفات پاگئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردیا۔

حالات کی کروٹ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اسلام کی

جزوں کو مضبوط کیا تو قریش بدر کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے نکلے۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو بھی مجبور کیا کہ وہ ان کا ساتھ دیں۔ وہ اس جنگ میں شرکت کرنا نہیں چاہتے تھے، کیونکہ ان کو مسلمانوں کی مخالفت یا حمایت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ شکار کے شوقین تھے اور جنگ سے الگ تھلگ رہنا چاہتے تھے، لیکن اپنی قوم میں ان کا جو بلند مرتبہ تھا، اس کی وجہ سے ان کو مجبور کیا گیا اور وہ بدر میں مسلمانوں کے خلاف شریک ہوئے۔

غزوۂ بدر میں قریش کو عبرتناک اور شرمناک شکست ہوئی۔ اس میں جو قریش کے لوگ قید ہو کر مدینہ لائے گئے، ان میں ابوالعاص بھی تھے۔ قیدیوں کی رہائی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ عائد کیا۔ فدیہ کی رقم قیدی کے مرتبے کے مطابق ایک ہزار سے چار ہزار درہم تک مقرر کی گئی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی رہائی کے لئے وہ ہار بھیجا، جو ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کی رخصتی پر ان کو دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو رفیقۂ حیات کی یاد اور اپنی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی مجبوریوں کے احساس سے رنج وملال کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نمایاں ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”زینب رضی اللہ عنہا نے یہ مال ابوالعاص کے فدیے کے واسطے بھیجا ہے۔ اگر مناسب سمجھو تو اس کے قیدی کو رہا کردو اور اس کا مال اس کو واپس کردو۔“

عاشقان رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج وملال کو کیسے برداشت کرسکتے تھے، انہوں نے ابوالعاص کو فدیہ لئے بغیر رہا کردیا، البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اوپر یہ شرط عائد کردی کہ وہ حضرت زینب کو بلا تاخیر مدینہ بھیج دیں گے۔

چنانچہ ابوالعاص مکہ پہنچے اور اپنے وعدے کی تکمیل میں لگ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو مکہ مکرمہ سے کچھ فاصلے پر ٹھہر کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ساتھ لانے کا حکم دیا۔ وہ لوگ وہاں منتظر تھے۔ ابوالعاص نے اپنی بیوی کو سفر کی تیاری کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ زاد سفر اور سواری کا انتظام کر کے اپنے بھائی عمرو بن ربیع کو ہدایت کی کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ جائیں اور ان کے والد کے لوگوں کو بحفاظت سپرد کرکے آئیں۔

عمرو بن ربیع نے ترکش اور کمان کو کندھے پر ڈالا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے محمل میں بٹھایا اور ان کو لے کر دن دہاڑے قریش کی آنکھوں کے سامنے مکہ سے روانہ ہوگئے۔ اس پر لوگوں میں ہلچل پڑ گئی۔ وہ ان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے اور تھوڑی ہی دور جا کر ان کو پکڑ لیا۔ عمرو بن ربیع جو ماہر تیرانداز تھا، اس نے کہا: ”خدا کی قسم! جو بھی زینب کی طرف جانے کی کوشش کرے گا، اس کے سینے میں تیر اتار دوں گا۔“ اس وقت ابوسفیان بھی موقع پر آ گیا تھا۔ اس نے کہا: ”بھتیجے! ٹھہرو، تیر نہ چلانا، میری ایک بات سن لو۔“ ابوسفیان نے کہا: ”عمرو! تم اگر اس طرح سب کے سامنے زینب رضی اللہ عنہا کو لے جاؤ گے تو عرب کے لوگ جنگ بدر میں شرمناک شکست کا زخم کھائے ہوئے ہیں۔ اس وقت ان کو لے جانے پر عرب قبائل ہمیں بزدلی، کمزوری اور بے حسی کا طعنہ دیں گے۔ میری مانو! اس وقت زینب رضی اللہ عنہا کو واپس مکہ لے جاؤ اور چند روز ابوالعاص کے پاس رکھو، پھر جب لوگ اس بات پر فخر کرچکیں کہ ”ہم نے اس کو واپس لوٹا دیا“ تو تم چپکے سے اس کو اس کے باپ کے پاس لوٹا دینا، کیونکہ ہمیں اس کے روکنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔“

ابوالعاص کا قبول اسلام:

چنانچہ چند دنوں کے بعد ابوالعاص نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں کے سپرد کردیا اور وہ مدینہ آگئیں۔ بیوی سے جدائی کے بعد ابوالعاص مکہ مکرمہ میں کچھ عرصہ رہے۔ یہاں تک کہ فتح مکہ سے کچھ عرصے پہلے وہ ایک تجارتی سفر میں شام گئے۔ واپسی میں وہ اپنے قافلے کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اس قافلے میں سامان تجارت سے لدے ہوئے ایک سو اونٹ اور ایک سو ستر سے زیادہ آدمی تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب سے گزرے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فوجی دستے نے حملہ کرکے اونٹوں پر قبضہ کرلیا اور آدمیوں کو گرفتار کرلیا۔ لیکن ابوالعاص ان کے ہاتھ سے بچ نکلے۔

قدرت نے ابوالعاص کی قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ وہ کچھ ہی دور گئے تھے کہ رات ہوگئی۔ اندھیروں نے روشنی نگل لی۔ ہر طرف تاریکی چھا گئی، لیکن ابوالعاص کے قلب کی دنیا کو روشنیوں نے منور کردیا تھا۔ وہ اس تاریکی میں راستہ تلاش کرتے ہوئے آخر اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئے اور ان کی پناہ طلب کرلی۔ صبح کو فجر کی اذان ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مصلی تشریف لائے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کی نیت باندھ لی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس لمحے کے انتظار میں تھیں۔ عورتوں کی صف سے ایک آواز بلند ہوئی: ”لوگو! میں زینب بنت محمد ہوں۔ میں نے ابوالعاص ابن ربیع کو پناہ دی ہے لہٰذا سب لوگ بھی ان کو پناہ دے دیں۔“

نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”لوگو! کچھ میں نے سنا ہے کیا تم نے بھی سنا؟“ سب نے تصدیق کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بخدا! مجھے پہلے سے کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ مسلمانوں کا ادنیٰ فرد بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔“ پھر گھر تشریف لائے اور صاحب زادی سے فرمایا: ”ابوالعاص کا اچھی طرح خیال رکھنا، لیکن یہ جان لو۔ تم اس پر حلال نہیں ہو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوجی دستے کو بلا کر فرمایا کہ ہمارے نزدیک ابوالعاص کا جو مقام ہے، وہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اگر تم احسان کرو اور اس کا مال اس کو واپس کردو تو یہ پسندیدہ بات ہے۔ ورنہ بہتر مال وہ خدا کا مال ہے۔ تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوشی سے مال واپس کرنے کا وعدہ کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ابوالعاص سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ آپ مسلمان ہوکر یہیں رہ جائیں اور اس مال سے فائدہ اٹھائیں۔ ابوالعاص نے کہا۔ یہ تو بہت برا ہوگا کہ میں اپنے نئے دین کی ابتدا غداری اور بے وفائی سے کروں۔ اس کے بعد ابوالعاص سارا مال مکہ لے گئے اور قریش سے کہا: لوگو! کیا کسی کا کچھ مال میرے ذمے رہ گیا ہے، جو اسے نہیں ملا؟ سب نے کہا: خدا آپ کو بہترین جزا دے، آپ کو ہم نے ہمیشہ حق ادا کرنے والا پایا۔

ابوالعاص نے کہا: اچھا اب سن لو، میں گواہی دیتا ہوں کہ: ”خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ خدا کی قسم! اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ تم میرے اوپر اپنا مال کھا جانے کا الزام لگاؤ گے تو میں مدینہ ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہوگیا ہوتا۔ اب تم لوگوں کے حقوق ادا کرچکا ہوں۔ اس لئے اپنے اسلام کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلے نکاح کو باقی رکھا اور ان کی بیوی ان کو لوٹا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے: ”ابوالعاص نے مجھ سے بات کی تو سچ بولے اور وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔“

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆..................☆☆

میانوالی اور خوشاب کی ڈائری

خوشاب (مولانا محمد نعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی میانوالی اور خوشاب اضلاع کے تین روزہ دورہ پر تشریف لائے۔

میانوالی میں ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ خالد ابن ولید میانوالی کے زیر اہتمام جامع مسجد میں جامعہ سراجیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم مدظلہ کی صدارت میں ۷ربیع الاول مطابق ۷ردسمبر ۲۰۱۶ء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے مجاہد ختم نبوت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد نعیم نے خطاب کیا۔ دعا مولانا عبدالرحیم نے فرمائی۔ نعت حافظ حبیب اللہ نے پڑھی کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

جامعہ الیاسیہ للبنات میں خطاب: جامعہ الیاسیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ کے ایماء پر حاجی محمد رمضان نے ۱۹۹۳ء میں قائم کیا۔ جامعہ میں حفظ وناظرہ، تجوید وقرأت اور دورہ حدیث شریف سمیت تمام کتب کی وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس وقت مدرسہ کا انتظام مولانا اکرام اللہ چلا رہے ہیں جبکہ مولانا مفتی زین العابدین شیخ الحدیث ہیں۔ ۱۶راساتذہ کرام اور عملہ کی نگرانی میں سینکڑوں بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی فرمائش پر مولانا شجاع آبادی مدظلہ نے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے علاوہ اصلاحی خطاب فرمایا۔

مولانا عبدالجبار سے ملاقات: جامعہ علوم شرعیہ جوہرآباد کے مہتمم اور علاقہ کے معروف عالم دین مولانا عبدالجبار مدظلہ سے ملاقات کی اور انہیں خوشاب ومیانوالی کے اضلاع میں مبلغ ختم نبوت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور مبلغ صاحب کی سرپرستی کی استدعا کی مولانا نے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کی۔

ہڈالی میں ختم نبوت کانفرنس: ۸ردسمبر کو بعد نماز مغرب جامع مسجد ہڈالی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت حافظ عطاء الرحمن نے پڑھی۔ راقم محمد نعیم، مفتی محمد معاویہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ رات کا قیام دفتر ختم نبوت مسجد عمر خوشاب میں رہا۔ صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عمر میں دفتر ختم نبوت میں مولانا شجاع آبادی نے میلاد النبی کے عنوان پر درس دیا۔

پیلووینس میں خطبہ جمعہ: ۹ردسمبر کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد ختم نبوت پیلووینس میں دیا، جبکہ راقم نے جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا۔ جمعہ سے فراغت کے بعد چکوال کے لئے سفر کیا۔

حضرت مولانا عبدالکریم قریشی رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالات، خدمات

مولانا توصیف احمد، حیدرآباد

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ ستمبر ۱۹۲۳ء میں بیر شریف تحصیل قمبر ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد عالم قریشیؒ اور دادا کا اسم گرامی مولانا محمد عبداللہ قریشیؒ تھا۔ حضرتؒ صدیقی النسل تھے۔ چالیسویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد محمد بن قاسم کے ہمراہ حجاز مقدس سے سندھ تشریف لائے تھے۔ آپ کے بزرگوں کا مسکن بیر شریف رہا ہے۔ بیر شریف میں یہ خاندان پشت در پشت علم وفضل کا نشان رہا ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا محمد عالم، مولانا محمد ایوب (گوٹھ نبی) مولانا تاج محمود مگسی (گوٹھ لاکھا) مولانا میر بخش سے حاصل کی ہے۔ بعد ازاں آپؒ نے حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی (وارث علوم وافکار حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ) سے شرف تلمذ اور تکمیل علم کی سعادت حاصل کی۔ حصول علم کے بعد آپ نے دو سال مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی، سات سال مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو میں تدریسی خدمات سرانجام دیں، اس کے بعد آپ نے اپنے پیرومرشد کے حکم پر اپنے گاؤں بیر شریف میں مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی، تادم آخر اس گلشن محمدی کی آبیاری کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی، آپ کے علوم سے ہزاروں علا فیضیاب ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں حضرتؒ نے پیر طریقت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ سے بیعت کی۔ تقویٰ واخلاص کی بنیاد پر حضرت ہالیجویؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ نے خلافت کا حق ادا کرتے ہوئے لوگوں کے قلوب کو ذکر الٰہی سے آباد کیا۔

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ نے ۱۹۵۶ء میں تحریکی زندگی کا آغاز جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا۔ ایوب خان کے عائلی قوانین، ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا فتنہ، تحریک نظام مصطفیٰ، ایم آر ڈی ان تمام تحریکوں میں قائدانہ ومجاہدانہ کردار ادا کیا۔ قومی وملی خدمات کی وجہ سے آپ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا گل بادشاہؒ سے آپ کے تعلقات اچھے تھے اور یہ سلسلۃ الذہب حضرات بھی آپؒ کے بڑے قدردان تھے، حضرتؒ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں گراں قدر خدمات انجام دی، اپنے شیخ حضرت ہالیجویؒ کے حکم پر سکھر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی، شبانہ روز محنت کرکے عوام الناس کو تحریک ختم نبوت سے وابستہ کیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں آپؒ لاہور انجمن خدام الدین کے مدرسہ میں بطور مندوب شریک ہوئے، اس آل پارٹیز اجلاس میں سلاطین علم حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمود، "آغا شورش کاشمیریؒ جیسے حضرات شریک تھے، حضرتؒ نے مسئلہ ارتداد پر جاندار علمی گفتگو فرمائی، حاضرین مجلس نے آپ کی گفتگو کو بہت سراہا، اور آغا شورش کاشمیریؒ نے آپ کو گلے لگایا، ختم نبوت کانفرنس میں آپؒ کا بیان بہت ہی دلنشین اور دلسوز ہوتا تھا، اپنی بات کو چٹکیوں میں سمجھانے کا ملکہ آپ کو حاصل تھا، حضرتؒ کو تصویر سے بڑی شدید نفرت تھی، ایک مرتبہ چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں اخباری نمائندہ نے آپ کا فوٹو لیا، تو آپ اسٹیج سے اتر گئے، جب تک کیمرہ مین سے فوٹو منگوا کر آپ کی تصویر کو ضائع نہیں کیا تب تک آپ کو دلی سکون نہیں ملا، جب آپ تصویر کے ضائع ہونے پر مطمئن ہوگئے، تب آپ دوبارہ اسٹیج پر تشریف لائے، آپؒ نے شناختی کارڈ نہیں بنایا، پہلا حج بغیر تصویر کے آپ نے کیا۔

حضرت مولانا عبدالکریمؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے، ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحبؒ سے ملاقات کے لئے حضرتؒ خانقاہ سراجیہ، کندیاں تشریف لے گئے، وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ چناب نگر تشریف لے گئے ہیں۔ تو مولانا عبدالکریمؒ خانقاہ کندیاں سے چناب نگر تشریف لائے، حضرت خواجہ صاحبؒ سے ملاقات کی، دعائیں لیں، اور کچھ وقت گزارنے کے بعد واپس بیر شریف تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ جب بھی سندھ کے دورہ پر تشریف لاتے تھے، تو بیر شریف حاضری دے کر مولانا عبدالکریم قریشیؒ سے ملاقات ضرور کرتے، ایک موقع پر حضرت خواجہ صاحبؒ تشریف لائے تو مولانا عبدالکریمؒ نے تمام خدام کو کمرہ سے رخصت کیا اور خود حضرتؒ کے سامنے لیٹ گئے اور کہا کہ میرے جسم پر دم کریں، پھر حضرت بیر والوں نے حضرت خواجہؒ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قلب پر رکھ دیا اور دم و خصوصی توجہ کے لئے آپ سے گزارش کی۔

حضرتؒ کے زمانے میں چند قادیانی اوباشوں

نے شرارتیں شروع کیں، تو حضرت خواجہؒ نے اس پر توجہ دلانے کے لئے مولانا عبدالکریمؒ کو خط لکھا جس کی بنیاد پر حضرتؒ نے جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنجاب و سندھ کے خطیبوں کی جماعت تیار کی جنہوں نے پورے سندھ کے اضلاع کا دورہ کیا، وادی مہران صدائے ختم نبوت سے گونجنے لگی اور یوں اہلیان سندھ کو فتنہ قادیانیت کے خلاف شعور حاصل ہوا۔

ایک مرتبہ حضرتؒ پیر والوں نے حضرت خواجہؒ کو اپنا خواب سنایا، کہ میں خواب میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک دبا رہا ہوں، میری اہلیہ باپردہ میری پشت کی جانب بیٹھی ہوئی ہیں، اہلیہ کی خواہش پر میں نے آپؐ سے اجازت طلب کی کی آپ کی خادمہ بھی خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہے، جس پر آپؐ نے منع فرمایا، اہلیہ نے کہا، پاؤں پر کپڑا رکھ کر دباتی ہوں اس پر بھی آقا نے اجازت نہ دی، حضرتؒ فرماتے ہیں میں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آقا: مرزائیت بہت پریشان کررہی ہے، بڑھ رہی ہے، آپ کی امت پریشان ہے، یہ سننا ہی تھا کہ آپؐ اٹھ بیٹھ گئے اور فرمایا دعا کرتے ہیں، آپؐ نے دعا فرمانا شروع کی، ہم میاں بیوی دعا میں شامل ہوگئے، مولانا عبدالکریمؒ نے فرمایا کہ میں نے سمجھ لیا کہ مرزائیت کے استیصال کے لئے دعا ہورہی ہے، حضرت مولانا عبدالکریمؒ نے پوری زندگی قادیانیت کا تعاقب کیا، اپنے تلامذہ، طلباء، متعلقین کو ختم نبوت کا پاسبان بنایا، حضرتؒ کا انتقال ۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ بمطابق ۴ر جنوری ۱۹۹۹ء کو کراچی میں ہوا، آپ کی میت کراچی سے بیر شریف لائی گئی، کثیر خلق خدا آپ کے جنازے میں شریک تھی، آہوں اور سسکیوں میں مسجد سے متصل موجودہ قبرستان میں سپرد رحمت باری کیا گیا۔ رب کریم آپ کے فیض کو تا قیامت جاری وساری رکھے۔ آمین۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس، لاہور

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عیدگاہ بازار میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے امیر مولانا مفتی شاہد مسعود، معروف خطیب مولانا شاہنواز فاروقی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مجلس تحفظ ختم نبوت سٹی کے امیر مولانا میاں مشرف حسین، جامعہ فاروقیہ کے شیخ الحدیث مولانا قاری عبیدالرحمٰن، جامع مسجد عیدگاہ کے خطیب مولانا ضیاء الرحمٰن، جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا امتیاز احمد کاشمیری، چوہدری محمد شفقت، قاری محمد ابوبکر، مولانا محمد اسلم، مولانا سید محمد اسحٰق کاظمی، بھائی تجمل حسین شاہ سمیت کئی ایک نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے، ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہمارا مذہبی اور آئینی فریضہ ہے ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف ہماری آئینی و قانونی جدوجہد جاری رہے گی انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے دہشت گردی کی ابتدا قادیانیوں نے کی۔ حکومت کا قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنا اسلام اور وطن عزیز کی نظریاتی اساس کی خلاف ورزی ہے حکومت فی الفور یہ فیصلہ واپس لے عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا مفتی شاہد مسعود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ اسمبلی کے اندر اور باہر قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ جب تک جمعیۃ علماء اسلام اسمبلی کے اندر موجود ہے کوئی مائی کا لال اسلام کے منافی کوئی قانون پاس نہیں کرسکتا اور نہ کوئی قادیانیت کے متعلق قوانین ختم کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اسمبلی کا منظور کردہ پروٹیکشن آف غیاری بل قرآن وحدیث اور آئین پاکستان کے خلاف ہے حکومت سندھ فی الفور خلاف اسلام بل واپس لے۔ مولانا شاہنواز فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا کام قربت خداوندی حاصل کرنے کے مترادف ہے، جب تک ایک بھی منکر ختم نبوت اس دھرتی پر موجود ہے ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور اسلام و ملک دشمن قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالنعیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ یہ ایک فتنہ ہے جس نے انگریز کے کہنے پر ختم نبوت کے عظیم محل میں نقب لگانے کی کوشش کی ہے، اللہ جزائے خیر عطا کرے ہمارے اکابرین کو جنہوں نے اس گروہ کا ہر سطح پر مقابلہ کیا تا آنکہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان کا نہیں بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی اور پاکستان کی تمام عدالتوں نے انکے غیر مسلم ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے اقلیتوں کو تحفظ دینے کی قانون سازی کی آڑ میں اسلام کی اشاعت پر پابندی لگانے کی کوشش کی ہے جو کسی بھی صورت قبول نہیں کی جاسکتی۔

اولاد: قدرت کا انمول تحفہ

مفتی محمد نعیم، جامعہ بنوریہ سائٹ

(۲)

۴... عقیقے کے لئے جو جانور ذبح کئے جائیں، ان میں وہ تمام شرائط پوری ہونی چاہئیں جو قربانی کے جانوروں کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔

۵:... عقیقے کا گوشت مسلم وغیر مسلم سب کو تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۶:... عقیقے کا گوشت والدین بھی کھا سکتے ہیں، اس میں دوسرا گوشت ملانے کی کوئی بات اسلام نے نہیں کی ہے جیسا کہ آج کے دور کے بعض مسلمانوں نے گھڑ اور پھیلا رکھی ہے۔

۷:... عقیقے کا گوشت پکوا کر دوست، اعزاو اقربا کی دعوت بھی کی جاسکتی ہے (البتہ اس دعوت میں شریک لوگوں کا لازمی تحائف یا لفافے دینا اسلام کی طرف سے لازم نہیں ہے۔ یہ دور حاضر کا رواج ہے جسے لازمی سمجھ لیا گیا ہے اس کو مذہبی تعلیمات کے ساتھ جوڑنا مذہب میں اضافہ ہوگا)۔

تسمیہ:

انسان چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو یا نہ ہو اپنی اولاد کے نام ضرور رکھتا ہے، اسلام نے انسان کی اس عادت کو تسلیم کرتے ہوئے اس میں بہت خوبصورتی پیدا کی ہے۔ پیدا ہونے کے بعد بچے ربچی کا اچھے معنی والا نام رکھنے کا والدین کو پابند کیا ہے یہاں تک کہ زندہ پیدا ہونے کے بعد انتقال بھی ہو جائے تو بھی اس کا نام رکھا جائے گا۔ ہمارے ہاں بعض جگہ رواج ہے کہ پیدا ہونے والے کی پھوپھیاں نام رکھا کرتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ کسی بزرگ اور نیک آدمی سے نام رکھوانا بہتر ہے، بہرحال جو بھی رکھے اچھے معنی والا نام رکھے۔ اسلام نے ترغیب دی ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمن پسندیدہ نام ہے لیکن ان ناموں سے جب بھی بچوں کو پکارا جائے تو پورے نام سے پکارا جائے نیز اللہ تعالیٰ کے بہت سارے اور بھی صفاتی نام ہیں عبد کی اضافت کے ساتھ وہ نام بھی رکھے جاسکتے ہیں (ان صفاتی ناموں میں ایسے نام بھی ہیں جنہیں بغیر عبد کی اضافت کے بھی کسی کا نام رکھا جاسکتا ہے) انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو بھی رکھا جاسکتا ہے۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے نام ہیں، ان ناموں کو بھی رکھا جاسکتا ہے، اسی طرح صحابہؓ کے نام بھی رکھے جاسکتے ہیں، بچیوں کے لئے امہات المومنین ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں، صحابیات، بزرگ ہستیوں کے ناموں میں سے کسی بھی نام کو رکھا جاسکتا ہے۔ لوز کریکٹر، بدکردار لوگوں کے نام رکھنا شریف لوگوں کو زیب نہیں دیتا۔ اصل ناموں کے علاوہ کوئی پیار بھرا نام بھی رکھا جاسکتا ہے، البتہ صحیح نام کو بولنے میں بگاڑ کر بولنا غلط ہے نیز بچے کے والد کے نام کی جگہ ہر حال میں والد ہی کا نام ہونا چاہئے، ولدیت کسی بھی حال میں بدلی نہیں جاسکتی۔ (یہ بھی واضح رہے کہ قیامت میں ماں کی طرف نسبت نہیں ہوگی باپ کے نام کی نسبت ہی سے پکارا جائے گا)۔

پیدائشی بچوں کی خوراک:

جب کسی بچے یا بچی کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھیجتے ہیں تو اس کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی اس وقت کی خوراک (دودھ) اس کی ماں کی چھاتیوں میں جاری فرما دیتے ہیں اور بچے ربچی کی پیدائش کے بعد اس کی ماں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اس بچے کو اپنا دودھ پلائے، کیونکہ وہی دودھ اس کی اس وقت کی خوراک ہے جسے بچے کی اس وقت کی طاقت اور ضرورت کے مطابق قدرتی طور پر تیار کیا جاتا ہے (بچے کی مناسبت سے یہ دودھ کتنا گاڑھا ہونا چاہئے، کتنا پتلا ہونا چاہئے، کتنا گرم ہونا چاہئے، کتنا ٹھنڈا ہونا چاہئے، کتنا میٹھا ہونا چاہئے، کتنا پھیکا رہنا چاہئے، کتنا بھاری ہونا چاہئے اور کتنا ہلکا ہونا چاہئے، ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھنے سے کوئی انسان بشمول اس بچے کی ماں بھی عاجز ہے یہ سب قدرت کے کام ہیں، نیز اس بچے کی ماں کے زیر استعمال جتنی غذائیں اس دوران رہتی ہیں، ان کا ست (جوہر، عرق) کشید ہو کر اس دودھ میں شامل ہوتا ہے، آج کی مائیں (میری بیٹیاں) ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہوئے اپنے اپنے تجربے کی روشنی میں اپنے اپنے سینوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بتائیں کیا ڈبے کا دودھ ماں کے دودھ کا نعم البدل بن سکتا ہے؟ فیڈر، نپل کے جراثیم، کبھی انتہائی گرم، کبھی بالکل سرد، کبھی خوب گاڑھا، کبھی بالکل پتلا کیا دکھ ہے جو آج کی ماں کی ممتا اپنے نوزائیدہ بچے کو ہر فیڈ

کے وقت عرصہ دراز تک خود اپنے ہاتھوں سے دے رہی ہوتی ہے، جبکہ اس کی چھاتیوں میں جمع ہونے والے دودھ کا کوئی دوسرا استعمال بھی نہیں ہے (واضح رہے کہ اس دودھ کو صرف نوزائیدہ بچے ہی استعمال کرسکتے ہیں وہ بھی صرف دوسال کی عمر تک اس عمر کے بعد خود ان بچوں کو استعمال کروانا شریعت کی رو سے حرام ہے۔ اس دوسال تک کی عمر کے نوزائیدہ بچوں کی غذا کے علاوہ اس دودھ کا براہ راست یا کسی چیز میں ملا کر یا بطور علاج استعمال بشمول ماں اور باپ کے کسی کے لئے جائز ہی نہیں ہے نیز اس دودھ کا چھاتیوں سے خارج ہوتے رہنا خود ماں کے لئے بھی ضروری ہے ورنہ چھاتی کے کینسر کے ہوجانے کا یقینی خطرہ ہوسکتا ہے)۔

اگر ماں یا بچے کے حوالے سے ماں کا دودھ پلانا تکلیف یا نقصان دہ ہو تو نہ پلانے کی اجازت ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ڈبے کے دودھ کے بجائے کسی دوسری عورت کا انتظام کیا جائے، چاہے اسے اجرت دینی پڑ جائے جیسا کہ عرب میں اس کا رواج ہے۔ بس اس عورت کا دودھ پینے سے وہ عورت بھی اس بچے کی ماں بن جائے گی (اصطلاح میں اسے رضاعی ماں کہا جاتا ہے) اس کے نتیجے میں اس عورت کے خاندان کے وہ تمام رشتے بھی نکاح کے حوالے سے حرام ہوجائیں گے جو اس بچے کے اپنے خاندان میں بھی حرام ہیں۔

اپنی اصلی ماں یا رضاعی ماں کا دودھ پینے کی مدت:

پیدائش کے بعد معالج کی ہدایات کے مطابق جب جب دودھ پلانے کا وقت ہو بچے کو اس کی (اصلی یا رضاعی) ماں دودھ پلاتی رہے، یہاں تک کہ دودھ پینے والے بچے کی عمر دوسال ہوجائے، دو سال کی عمر کے بعد شریعت کی رو سے دودھ پلانا حرام ہے، لہٰذا جب بچے/بچی کی دو سال کی عمر پوری ہورہی ہو ماں کو دودھ چھڑانے کی کوشش شروع کردینی چاہئے تاکہ دوسال کی عمر تک بچہ/بچی دودھ چھوڑنے پر خود بھی آمادہ ہوجائے، البتہ بچے/بچی کی صحت اجازت دیتی ہو اور بچے نے دوسری غذائیں بھی کھانا شروع کردی ہوں تو دوسال سے کم مدت میں بھی ماں کا دودھ چھڑوایا جاسکتا ہے، مگر دوسال کی عمر کے بعد دودھ پلانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

جب بچہ/بچی بولنے کا آغاز کرے:

نوزائیدہ بچے کا اس دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے واسطہ اپنی ماں سے پڑتا ہے، یہ نوزائیدہ بچہ جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، اس کی آنکھوں کے ذریعے دنیا کی چیزیں، اس کے کانوں کے ذریعے دنیا کی آوازیں، اس کے دماغ میں جمنا شروع ہوجاتی ہیں (گویا یہ دماغی کیمرہ آنکھوں اور کانوں کے ذریعے تصویری اور تصوراتی خاکے بنانے شروع کردیتا ہے) یہی وجہ ہے کہ علماء دودھ پیتے بچے کی جاگنے کی حالت میں اس کے سامنے اس کے والدین کو حقوق زوجیت کی ادائیگی سے بھی منع کرتے ہیں۔ ان خصوصیات کے ساتھ نوزائیدہ بچے/بچی کی پہلی استانی اس کی ماں ہوتی ہے اور اس بچے/بچی کا بغیر کسی فیس کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہوتا ہے، اس کے علم حاصل کرنے کی ابتدا ماں کی گود سے ہوجاتی ہے (جہاں نہ داخلہ فیس ہوتی ہے نہ ماہانہ فیس نہ امتحانی فیس ہوتی ہے، نہ کوئی اور دوسری فیس، نہ وقت متعین ہوتا ہے کسی بھی وقت ادبی زیور سے آراستہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ماں مثالی ماں ہو تو اس کی کچی عمر میں انسانی، مذہبی، معاشرتی پکی عادتیں ڈالی جاسکتی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ تعلیم و تربیت محبت، پیار، شفقت کے ماحول میں ترجیحی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ ہوتی ہے، ماں کو اپنی ذہنی سطح سے اتر کر بچے کی ذہنی سطح پر اترنا پڑتا ہے۔ (واضح رہے کہ شرعی نقطۂ نگاہ سے ماں کی گود نامی اس مدرسے میں اس ابتدائی تعلیمی و تربیتی کورس کی تکمیل کی مدت سات سال ہے، المیہ یہ ہے کہ دور حاضر میں بچے/بچی کی تعلیم کا آغاز ماں اپنی گود کے مدرسے کے بجائے ایسے تعلیمی اداروں سے شروع کراتی ہے جن کے قیام کا پہلا اور آخری مقصد کمائی، کمائی اور کمائی ہوتا ہے، جہاں معاشی مجبوروں کو ان کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہائی کم تنخواہوں پر استاد کی پوسٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے، جہاں کمائی معیار ہو وہاں تعلیم کا معیار جانچنا حماقت اور جنون کے زمرے میں آتا ہے) داخلے کے وقت بچے/بچی کی عمر ڈھائی سے تین سال ہوتی ہے وہ تعلیم اس کے اس وقت کے جسم اور دماغ کی صلاحیتوں سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے جو پیار کرنے والی ماں کا اپنے جگر کے ٹکڑوں پر اپنے ہاتھوں ظلم ہے، اس معاشرتی ظلم نے ایک طرف تعلیمی اداروں کی کمائی کے عنصر کو تازگی بخشی ہے، دوسری طرف بچوں کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ ارباب حل وعقد، بست وکشاد کو اس المیے کے ان لازمی نتائج پر غور کرتے ہوئے اپنی صفوں کو از سر نو درست کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے، ورنہ ہم تعمیراتی کے بجائے تخریباتی، مثبت کے بجائے منفی نتائج حاصل کرتے رہیں گے، اس سات سالہ مدت میں بچے/بچی کی ذہنی صلاحیتوں کا رخ اس کی جسمانی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ماں بھلائی کی طرف موڑ سکتی ہے (اپنے اقوال سے بھی اپنے افعال سے بھی، یہ بھی واضح رہے کہ انسان پر اقوال سے زیادہ افعال اثر انداز ہوتے ہیں، انسان سننے سے زیادہ دیکھ دیکھ کر بنتا یا بگڑتا ہے) جب خود ماں کے افعال بھلائی لئے ہوئے ہوں گے تو بچے پر بھی اثر انداز ہوں گے

جب ماں کو خود یقین ہوگا کہ اس دنیا میں آنے والے شخص کا پہلا بول ''لا الٰہ الا اللہ'' ہوگا اور آخری بول ''لا الٰہ الا اللہ'' ہوگا تو آخرت (جو کہ یقینی اور لازمی ہے) میں اسے جنت (جو کبھی ٹھکانہ بنانے کی بہترین اور اکیلی جگہ ہے) ملے گی تو وہ بچے/بچی کے سامنے ''لا الٰہ الا اللہ'' کا ورد جاری رکھے گی، جس کے بعد بچے/بچی کے بولنے کے آغاز پر اس کی زبان سے ''لا الٰہ الا اللہ'' کے بول اپنی توتلی زبان سے ہی سہی فر فر نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ نیز یہ تو عمر ہے ہی اچھے اور صحیح کاموں سے محبت پیدا کرانے اور بُرے اور غلط کاموں سے نفرت دلانے کی اس لئے کہ بچپن کی باتیں اور کام پچپن تک یاد رہتے ہیں۔ البتہ یہ بھی ہے کہ ماں اپنا دودھ نہ پلا کر بچے/بچی سے اپنے جذباتی لگاؤ کا غیر شعوری طور پر اپنے ہاتھوں خاتمہ کراتی ہے، پھر چھوٹی عمر میں تعلیمی ادارے میں بھیج کر اپنے سے نفرت کا آغاز کراتی ہے، پھر ماحولیاتی تعلیمات سے تربیت کرانے کے بعد بچوں کے ہاتھوں سب سے پہلے خود تختۂ مشق بنتی ہے اور ماں کے عظیم رتبے سے نوکرانی کے حقیر رتبے پر اپنے آپ کو گرا لیتی ہے، باپ تو بیچارہ ان تمام لوازمات کے اخراجات کے بندوبست تلے ہانپتے، کانپتے، لڑکھڑاتے، کھانستے، خون تھوکتے، کراہتے، نااہلی کے تمغے کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوتا ہے، طرفہ تماشا یہ ہے کہ پھر ماں بھی معاشی میدان میں قدم رکھ دیتی ہے جس کے بعد شوہر کی رتی بھر عزت بچوں کے سامنے بھی ریزہ ریزہ ہوتی رہتی ہے (ایک نوجوان کو باپ کی بے عزتی کرتے ہوئے دیکھ کر نصیحت کی گئی تو اس کا برجستہ پُر مغز جواب یہ تھا: اس کی عزت ہماری ماں نہیں کرتی، ہم کیا کریں گے؟)

ماں کی گود نامی مدرسے کا تکمیلی نصاب:

بچہ/بچی اپنی ابتدائی عمر سے اپنے ذہنی شعور اور اپنی فطری ترجیحات کی طرف اشاراتی زبان میں معلومات فراہم کرنا شروع کر دیتا ہے وہ وقت ہوتا ہے جس میں ذہن سازی کی جا سکتی ہے، یہ وہ تیار زمین ہوتی ہے جس میں مذہبیت، لامذہبیت، اخلاقیات، بداخلاقیوں کے بیج بوئے جا سکتے ہیں، ان کی آبیاری کی جا سکتی ہے اور یہ کام جتنے بہتر انداز میں ماں کر سکتی ہے کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا چرند، پرند، چوپائے اور درندے بچوں/بچیوں کی مائیں اپنی اپنی فطرت کے مطابق خود ٹریننگ دیتی ہیں اور کامیاب ٹریننگ دیتی ہیں۔ ذہن سازی کے اس پیریڈ (دورانیے) میں انسان کی ماں اس لئے ناکام ہے کہ وہ خود انسانی فطرت سے دور کی گمراہی میں دور جا پڑی ہے وہ خود اپنا راستہ بھول چکی ہے وہ اپنے گود کے بچے/بچی کی کیا ذہن سازی کرے گی؟ جس کے دامن میں بغض، حسد، نفرت اور عداوت کے بیج ہوں، وہ بچوں کی ذہنی سرزمین میں محبت، بھائی چارگی، ہمدردی اور ایثار کے پھول کیسے کھلائے؟ جسے ناول، ڈائجسٹ، افسانوں سے لگاؤ ہو وہ قرآن، حدیث اور شریعت سے پیار کیسے سکھلائے؟

اے ماں! خالق کائنات نے آپ کا انتخاب آپ کے اندر خواہش و صلاحیت رکھ کر دنیا کے اندر انسانوں کے آنے کے ذریعے کے طور پر کیا ہے، ان آنے والوں میں انسانیت کی خوبیاں رکھ کر پیدائش کے ذریعے سب سے پہلے آپ ہی کے حوالے کیا جاتا ہے، انسانیت کی ان خوبیوں کے ذریعے ہی انسان دوسرے جانوروں سے ممتاز اور علیحدہ ہوتا ہے ورنہ صورتوں، شکلوں اور ہیئتوں کا اختلاف تو دوسرے جانوروں میں بھی ہوتا ہے، آواز اور بولیوں میں بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ انسانیت کی صلاحیت، استعداد اور استطاعت و طاقت پیدا ہونے والے بچے/بچی میں فطری طور پر ہوتی ہے بس اس وقت کی ذہنی سطح کمزور ہوتی ہے، اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ماں ہی اس صلاحیت، استعداد اور استطاعت کے رُخ کو انسانیت کی طرف پھیرتے ہوتے مضبوط، مستحکم اور طاقتور بنانے میں کامیاب ہو سکتی ہے اور یہ فریضہ بھی قدرت نے ماں ہی کو سونپا ہے، تحمل، برداشت، بردباری، پُرامید رہتے ہوئے مایوسی سے بچنے، اکتاہٹ کے بغیر فرائض کے انجام دینے کی لگن جو ماں کو عطا ہوتی ہے، اس کا عشر عشیر (دسواں حصہ) بھی باپ کے پاس نہیں ہے (گویا کہ فریضہ سونپا ہے تو اس کی معاون و مددگار صلاحیتوں سے بھی مالا مال فرمایا ہے) اس فریضے کے پورا ہونے کے لئے ماں کو ابتدائی طور پر سات سال کا وہ بہترین وقت دیا ہے جس میں ذہن نامی سلیٹ اور تختی بالکل صاف ہوتی ہے جو چاہے اس پر لکھ دیا جائے، تختی اور سلیٹ پر نمایاں نظر آتا ہے، زمین ایسی زرخیز ہوتی ہے جو چاہو بو دیا جائے زمین قبول کر لیتی ہے، لہٰذا پہلے ڈھائی سال خود انسانیت کا نمونہ بن کر ہر وقت بچے/بچی کے سامنے رہے اور انسانیت دوست ماحول فراہم کرتی رہے، اگلے ڈھائی سال میں اپنے الفاظ کے ذریعے انسانیت بھری زندگی اس کے ذہن میں بٹھاتی رہے، اگلے دو سالوں میں اس کی جسمانی طاقت کے مطابق خود اس سے انسانیت زندگی کے مختلف پہلوؤں پر عمل کرائے (آخر جسمانی لحاظ سے صاف صفائی، خوراک و لباس استعمال کرنے کا ڈھنگ سکھلاتے ہوئے خود بچے پر اس کا بوجھ ڈالا جاتا ہے تو ذہنی لحاظ سے بھی انسانی عادتوں پر خود عمل کرانے کا بوجھ بھی گھریلو ماحول کے مطابق اس پر ڈالا جا سکتا ہے)۔ واضح رہے کہ انسانیت وہی ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔

(جاری ہے)

مسلمان سائنس دان اوران کی ایجادات

عبداللہ عابد، دارالعلوم کراچی

مسلمانوں کی کتنی ہی ایجادات ہیں جو اہلِ مغرب نے مسلمانوں سے اوجھل کررکھی ہیں، حالانکہ دنیا کی مفید اور ضروری بیشتر ایجادات مسلمانوں اور عربوں کی مرہونِ منت ہیں اور یہ اس وقت کی ایجاد کردہ ہیں جب متمدن دنیا میں یورپ اور اہلِ یورپ کا نام ونشان تک نہ تھا، یورپ جہالت وگمراہی کے اندھیروں میں غرق تھا، ان ایجادات میں سے بعض کی تو جدید سائنس بھی نقل نہ کرسکی اور بعض کی نقل اتار کر ایجاد کا سہرا اپنے سر کرلیا، یورپ والوں نے جابر بن حیان کو "گیبر" ابن رشد کو "اویرو" ابن سینا کو "ایوونا" اور الہیثم کو "الہیزن" کہنا شروع کیا تاکہ ان کا مسلمان اور عرب ہونا ثابت نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا سائنس کا طالب علم خالد بن یزید، البیرونی، الفارابی، الزہراوی، الکندوی، الخوارزمی، المسعودی، الدمیری، ابن سینا، ابومحمد خوجندی، ابن مسکویہ، جابر بن حیان، موسیٰ بن شاکر جیسے عظیم سائنس دانوں کے حالاتِ زندگی اور سائنسی کارناموں سے یکسر ناواقف ہے اور ہوگا، کیونکہ آج دراصل لفظ سائنس سنتے ہی ہمارے ذہنوں کا رخ یورپ کی طرف مڑ جاتا ہے، کیونکہ یورپ والوں نے مسلمانوں کی ایجادات کو گویا اپنی طرف منسوب کیا یا مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل رکھا یا مسلمانوں نے اپنے آباؤ اجداد کی ایجادات کی قدرومنزلت نہ کی اور غفلت سے کام لیا یہی وجہ ہے کہ آج ان عظیم مسلم سائنس دانوں کے عظیم کارناموں سے ہم بالکل کورے ہیں۔

☆... دورانِ خون کا جدید نظریہ ولیم ہاروے سے منسوب کیا جاچکا ہے، حالانکہ اس سے پہلے ابن النفیس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا۔

☆... اسلامی دنیا کے مشہور حکیم ابوالقاسم الزہراویؒ نے گردے کی پتھری نکالنے کے لئے جسم کا جو مقام چیر پھاڑ کے لئے تجویز کیا تھا، آج تک اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

☆... ہندوستان کی دریافت کو "واسکوڈے گاما" سے منسوب کیا جاچکا ہے، حالانکہ اس سے قبل اس کے ہم سفر عرب ملاح عبدالماجد نے دومرتبہ ہندوستان کی سیر کی اور واسکوڈے گاما کو بھی اس نے رہنمائی کی۔

☆... آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ہوائی جہاز کے موجد اسپین کے مسلمان سائنس دان حکیم عباس بن فرناس ہیں، انہوں نے تین چیزیں ایجاد کرکے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا اول: چشمہ. دوم: بے نظیر گھڑی جو وقت دینے میں بے مثال تھی، سوم: ایک مشین جو ہوا میں اڑسکتی تھی (جہاز)۔

☆... حکم بن ہاشم (ابن المقنع) نے ایک مصنوعی چاند بنایا تھا جو ماہِ نخشب کے نام سے مشہور تھا، یہ نخشب نامی کنویں سے طلوع ہوتا تھا اور تقریباً دو سو مربع میل کا علاقہ منور کرتا تھا۔ یہ سورج کے غروب ہوتے ہی نکل آتا اور طلوع کے وقت فنا ہوجاتا۔

☆... ادریسی نے سب سے پہلے زمین کا چاندی کا کرہ بنایا تھا، جس میں جنگل، پہاڑ، دریا اور وادیاں بنائی گئی تھیں۔

☆... ابن سینا کی کتاب القانون، بصری کی کتاب الحیوان اور ابوالقاسم کی کتاب سترہویں صدی عیسوی تک یورپ میں نصابی کتب کے طور پر پڑھائی جاتی تھیں، ان کتابوں میں انسانی دماغ اور اعصاب کی تصاویر تھیں۔

☆... ابن سوری کی کتاب میں رنگین تصاویر بنی ہوئی تھیں، یہ کتاب عربوں کی پہلی رنگین مصور کتاب قرار دی جاچکی ہے۔

☆... ابراہیم الفرازی خلیفہ منصور کے عہد کا پہلا مسلمان انجینئر تھا، جس نے پہلا اصطرلاب تیار کیا تھا جو مسلمانوں ہی کی وساطت سے یورپ پہنچا۔

☆... توپ سب سے پہلے افریقہ کے ایک سردار یعقوب نے بنائی۔

☆... ابن سینا کے استاذ ابوالحسن نے پہلی دوربین ایجاد کی۔

☆... حسن الرماح نے راکٹ سازی کی طرف توجہ دی اور اس میں تارپیڈو کا اضافہ کیا۔

☆... چھپائی کی مشین اور مطابع کے موجد مسلمان سائنس دان ہیں۔

☆... اہلِ شاطبہ نے کاغذ کی صنعت کو اوجِ کمال تک پہنچایا۔

☆... الجبرا خصوصی طور پر مسلمانوں کی ایجاد ہے، الجبرا کے بعد مسلمانوں کی ایک بڑی ایجاد علم مثلث (ٹرگومیٹری) ہے۔

☆... تپ دق (ٹی بی) کا علاج اور چیچک

کا ئیکہ مسلمانوں نے ایجاد کیا۔

☆... عمدہ پلیٹوں اور نفیس برتنوں کے موجد حکیم اندلس عباس بن ناس ہیں۔

☆... مسلمانوں کی دیگر صنعتی ایجادات میں بارود، عطریات سازی، شیشہ سازی، صابن سازی، ادویہ سازی، معدنی وسائل میں ترقی، پارچہ بافی اور آلات حرب شامل ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج یورپ نے ہمارا یہ اپنا علم ہم سے چھین لیا ہے اور آج وہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے گلے کاٹنے پر تلا ہوا ہے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم:

وہ علم و فن کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

باوجود اس کے کہ آج جب مغربی ممالک سائنس و ٹیکنالوجی کے امام تصور کیے جاتے ہیں کوئی سائنسی کارنامہ ان کی سند کے بغیر تسلیم ہی نہیں کیا جاتا ایجاد و اختراع ان کی پہچان بن چکی ہے مگر مغرب کے ان سائنس دانوں کو اس وقت حیرت کا شدید دھچکا لگا جب ان کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ امریکا نہیں بلکہ پوری دنیا کے سب سے بڑے، قیمتی اور ترقی یافتہ خلائی پروگراموں کو روبعمل لانے والے ادارے "ناسا" NASA کا سب سے بڑا اور مرکزی سائنس دان ایک مسلمان ہے جو اسلامی افریقی ملک "مالی" سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا نام "شیخ دیارا" ہے مزید یہ کہ شیخ دیارا نے اب تک تین معروف خلائی گاڑیاں تیار کی ہیں جن میں سے ایک "زہرہ" سیارے دوسری "سورج" اور تیسری "زحل" کے لئے تیار کی گئی ہے اور آخر میں انہوں نے "مریخ" کے لئے "پاتھ فائنڈر" نامی گاڑی تیار کی ہے۔ ذرا سوچنے کی بات ہے کہ مغربی ممالک سائنس و ٹیکنالوجی کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اور اسی ٹیکنالوجی کی بدولت ہی انہوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، دنیا کے کونے کونے میں مسلمان ان کے شر سے غیر محفوظ ہیں ہر جگہ مسلمان مغلوب نظر آ رہا ہے مگر اس کے باوجود وہ سائنس و ٹیکنالوجی میں مسلمانوں کے محتاج ہیں۔

افسوس ہے مسلمانوں پر کہ انہوں نے اپنے علم و فن کی قدر نہ کی اور نہ ہی اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں کو زندہ رکھا، یہ محض ان کی غفلت اور آپس کے نفرتوں کا شاخسانہ ہے جس کی وجہ سے وہ آج یہ دن دیکھ رہے ہیں۔

کاش! اگر مسلمان اپنی حقیقت پہچان لیں اور متحد ہو جائیں تو آج کفر ان کے قدموں میں گر پڑے۔

(بشکریہ ماہنامہ الرحمانیہ کراچی، دسمبر ۲۰۱۶ء)

مولانا شجاع آبادی اوکاڑہ کے دورے پر

اوکاڑہ، قصور (مولانا عبدالرزاق مجاہد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اوکاڑہ، قصور کے اضلاع کے دورہ پر تشریف لائے۔

حویلی لکھا میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۳ نومبر بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا سید انور علی شاہ تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض عبدالرزاق مجاہد نے سرانجام دیئے۔ آخری اور تفصیلی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر فرمایا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

جامع مسجد بلقیسیہ میں درس قرآن: ۲۴ نومبر نماز صبح کے بعد مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد بلقیسیہ میں درس دیا۔ اس مسجد کے خطیب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حکم پر حویلی لکھا میں ڈیرہ لگایا اور ایسا لگایا کہ آپ کا جنازہ حویلی لکھا سے اٹھا۔

جامعہ فاطمۃ الزہراؓ حجرہ شاہ مقیم: بعد نماز ظہر جامعہ فاطمۃ الزہراؓ میں بنات اور خواتین سے اصلاحی خطاب فرمایا۔

چونیاں میں ختم نبوت کانفرنس: بعد نماز عشاء چونیاں کی جامع مسجد محمد خان میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ راقم اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ملک کے نامور نعت خواں مولانا محمد آصف رشیدی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مذکورہ بالا مسجد مغل دور کے جناب محمد خان نے تعمیر کی۔ موصوف کی قبر بھی مسجد سے متصل ہے۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام قصور کے ضلعی راہنما مولانا عبداللطیف میواتی تھے۔ رات کا قیام و آرام مولانا حکیم خالد زبیر کے ہاں خان کے موڑ پر تھا۔ ۲۵ نومبر صبح کی نماز کے بعد خان کے موڑ کی جامع مسجد محمدیہ میں درس دیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک: آپ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جمعہ جامع مسجد کبوہان قصور میں دیا۔ مسجد ہذا کے خطیب جناب حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ ہیں۔ درد دل رکھنے والے انسان ہیں دینی معاملات اور تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے۔ مولانا شجاع آبادی مدظلہ سے بھی عرصہ پینتیس سال سے تعلق ہے۔ ان کی فرمائش پر مولانا شجاع آبادی کا خطاب جامع مسجد کبوہان میں رکھا گیا جبکہ راقم نے جامع مسجد گنبد والی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

جامع مسجد رحمانیہ میں درس: ۲۶ نومبر بعد نماز فجر مولانا شجاع آبادی کا درس جامع مسجد رحمانیہ کوٹ فتح دین خان میں ہوا۔ نیز مولانا شجاع آبادی نے نیاز پبلک اسکول کے طلبا و طالبات اور پاکستان ماڈل ہائی اسکول کے نویں اور دسویں کے طلباء سے بھی خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس قصور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد گنبد والی میں ۲۶ نومبر کو عصر سے عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی اور تلاوت بھی آپ ہی نے فرمائی۔ کانفرنس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مذکورہ بالا عمائدین نے میاں معصوم انصاری کے بیٹے کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی اور لاہور کے لئے عازم سفر ہوئے۔

حافظ ارشاد احمد دیو بندیؒ کی رحلت

حافظ ارشاد احمد دیو بندی ظاہر پیر رحیم یار خان کے رہنے والے اور بلوچ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ احرار کے ساتھ نظریاتی و وجدانی تعلق تھا، چوہدری افضل حقؒ کے نام پر افضل حق لائبریری بنائی۔ وہی لائبریری، وہی مطب، وہی آفس تھا، جس میں بیٹھ کر انسانوں کی جسمانی و روحانی علاج معالجہ فرماتے۔ شاہ جیؒ، قاضی احسانؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر قائدین و خدام ختم نبوت کے شیدائی تھے۔ گھنٹوں بزرگان احرار و ختم نبوت کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ زندگی کا معتدبہ حصہ تحریک ختم نبوت کے شیدائی و فدائی رہے۔ آخری عمر میں نئی معرض وجود میں آنے والی جذباتی تنظیموں سے متعلق ہوگئے۔ بایں ہمہ تحریک ختم نبوت سے وابستگی میں کوئی خاص فرق نہ آیا۔ چند روز قبل خط آیا، جس میں پرانی یادوں کا تذکرہ تھا، جوانی کے زمانہ میں متحرک وفعال کردار رہا۔ روزنامہ اسلام کی خبر سے معلوم ہوا کہ مرحوم اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرمائیں۔ آمین۔

حاجی غلام رسول نیازیؒ کی وفات

حاجی غلام رسول نیازی معروف احراری راہنما حاجی عبدالرحیم نیازیؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ والد محترم کی طرح احرار سے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے بہت قریبی تعلق رہا۔ ہر سال ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ بعدازاں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی تشریف لے جاتے رہے۔

نیز اپنے محلہ گلبرگ میں مسجد طوبیٰ میں سال میں کم از کم ایک جمعہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، محمد اسماعیل شجاع آبادی

وفیات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سے پڑھانے کی استدعا فرماتے اور جمعہ کا خطبہ سن کر پھولے نہ سماتے۔ رمضان المبارک میں ایک جمعہ انتظامیہ سے اصرار وتکرار کے ساتھ مجلس کے مبلغین سے پڑھواتے اور مجلس کے لئے مالی امداد کی طرف بھرپور توجہ دلاتے۔ مرحوم کے والد محترم حاجی عبدالرحیم خان نیازی مجلس احرار اسلام کے رکن سے مرکزی عہدہ تک پہنچے۔ ایک مرتبہ راقم نے طوبیٰ مسجد گلبرگ فیصل آباد میں ایک واقعہ بیان کیا جس میں بتلایا کہ حضرت عبداللہ درخواستیؒ ایوب خان کے دور اقتدار میں ملکی حالات سے دلبرداشتہ ہوکر مدینہ طیبہ ہجرت کی نیت سے تشریف لے گئے، خواب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبداللہ! کیا کرنے آئے ہو؟“

”حضرت درخواستیؒ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے شہر اور آپ کے جوار میں بقیہ زندگی گزارنے کے آیا ہوں، فرمایا: ”تمہارے ملک کے کتے میری ختم نبوت کو بھونک رہے ہیں اور تم یہاں آگئے ہو، فی الفور واپس جاکر میری ختم نبوت کی حفاظت کرو۔“ نیز فرمایا کہ ”میرے نواسے عطاء اللہ شاہ! کو سلام کہنا اور کہنا کہ قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے، میں اس کی سرگرمیوں سے باخبر رہتا ہوں۔“

(کیسے باخبر رہتے ہیں ابوداؤد شریف کی صحیح روایت ہے، فرمایا: ”تعرض اعمال امتی علی“ میری امت کے اعمال میری خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں)۔

حضرت درخواستیؒ واپس تشریف لائے بجائے خان پور اترنے کے ملتان تشریف لے گئے اور شاہ جیؒ کی خدمت میں ہدایا وتحائف پیش کئے اور عرض کیا: مدینہ طیبہ سے آرہا ہوں اور آپ کے نام سلام لایا ہوں۔

شاہ جیؒ نے فرمایا: ”کس نے سلام کہے“ تو حضرت درخواستیؒ نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا کن لفظوں میں میرے نام سلام فرمائے۔ حضرت درخواستیؒ نے مذکورہ بالا الفاظ ذکر فرمائے شاہ جی سن کر زار وقطار رونے لگے، اور فرمایا: ان شاء اللہ العزیز! تاحیات قادیانیت کا تعاقب جاری رکھوں گا، جب راقم نے یہ واقعہ سنایا تو حاجی غلام رسول نیازیؒ فرمانے لگے کہ: میاں والی کی اس کانفرنس میں موجود تھا، جس کی صدارت حضرت درخواستیؒ فرمارہے تھے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا کہ یہ درخواستی صاحب موجود ہیں، ان سے پوچھ لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ڈیوٹی کہاں لگائی ہے؟ بہرحال حاجی صاحبؒ تادم زیست ختم نبوت کی تحریک کے حدی خوانوں میں رہے اور کبھی بھی اس مشن سے غافل نہیں رہے۔ کچھ دنوں سے بیمار چلے آرہے تھے۔ مجلس فیصل آباد کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی سلمہ نے فون پر اطلاع کی کہ حاجی صاحب ۱۱ رنومبر بروز جمعہ انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین یاالہ العالمین۔

مولانا عبدالرحیم چاچڑؒ کا انتقال

مرکزی جامع مسجد بنو عاقل کے خطیب مولانا عبدالرحیم چاچڑؒ ۲۰ رنومبر ۲۰۱۶ کو رحلت فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر کے شاگرد رشید مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کے فضلاء میں سے تھے۔ اصلاحی تعلق ہالیجی شریف پنوعاقل سے تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرستوں میں سے تھے۔ علالت کے باوجود آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت فرماتے۔ امسال کمزوری وعلالت کی وجہ سے شریک نہیں ہوسکے۔ جس کا انہیں شدید رنج تھا۔

حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی وفات پر انہیں شدید صدمہ پہنچا پنوعاقل مجلس کے روح رواں عبدالغفار شیخ فرماتے ہیں کہ ہم جنازہ سے فارغ ہوکر جب واپس آئے تو دیکھا کہ مولانا عبدالرحیم لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لارہے ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر مولانا کا استقبال کیا۔ فرماتے لگے کہ میں سوچ رہا تھا کہ کس سے تعزیت کروں تو آپ کے متعلق ذہن میں آیا۔ حاضر ہوگیا ہوں کافی دیر افسوس کا اظہار کرتے رہے اور جنازہ کے متعلق معلومات لیتے رہے۔

۳۵ سال تک پنوعاقل کی مرکزی مسجد کے امام وخطیب رہے۔ رمضان المبارک میں مجلس کے لئے بھرپور مالی اعانت کی اپیل کرتے۔ مبلغ صاحب سے فرماتے کہ آپ ممبر کے قریب تشریف رکھیں۔ خود آخر میں رومال بچھا کر نمازیوں کو متوجہ فرماتے رہتے۔ اللہ پاک مغفرت فرمائیں۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

مولانا بدرالدین چاچڑ کی رحلت

مولانا بدرالدین مدرسہ مطلع العلوم صلاحی چاچڑ پنو عاقل کے مدرس بھی رحلت فرماگئے۔ موصوف اسی مدرسہ کے فاضل تھے۔ مدرسہ مطلع العلوم ۶۳ سال سے قائم ہے۔

مولانا بدرالدین اس کے درجہ کتب کے استاذ تھے، جن سے سینکڑوں طلبا نے دینی علوم سیکھے۔ علماء کرام کا چل چلاؤ ہے، ایک کا خلاء پُر نہیں ہوتا کہ دوسرا اس دنیا سے روانہ ہوجاتا ہے۔ ابھی اس کا صدمہ باقی ہوتا ہے کہ اس سے بڑا عالم دین انتقال کرجاتا ہے۔

علامات قیامت میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کیا علماء کرام کے قلوب واذہان سے اٹھالیا جائے گا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ینتزع العلم بانتزاع العلماء“ علماء کرام کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا۔ آج مولانا محمد حسین ناصر، عبدالغفار شیخ، شبیر احمد شیخ، قاری عبدالقادر چاچڑ، مولوی حاجی محمد حسن چاچڑ کی معیت میں مولانا بدرالدین چاچڑ، اور مولانا عبدالرحیم چاچڑ کی تعزیت کے لئے بستی صلاح چاچڑ میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت ہالیجویؒ ثانی مولانا محمود اسعد ہالیجویؒ کے فرزند ارجمند عبدالواجد ہالیجویؒ بھی انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحمدللہ! ان کے جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مولانا بدرالدین چاچڑ ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۹ر نومبر ۲۰۱۶ء کو انتقال فرماکر عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوئے۔

سائیں عبدالواجد ہالیجویؒ کی وفات

سائیں عبدالواجد ہالیجویؒ، خانقاہ راشدیہ قادریہ ہالیجی شریف کے بانی حضرت اقدس مولانا حماداللہ ہالیجویؒ کے پوتے اور سائیں محمود اسعدؒ کے فرزند ارجمند، موجودہ سجادہ نشین حضرت سائیں عبدالصمد ہالیجوی دامت برکاتہم کے بھائی اور آپ کی عدم موجودگی میں خانقاہ کے تمام امور کے نگران تھے: انتہائی نیک، ملنسار، بااخلاق، ذاکر وشاغل اور صالح انسان تھے، ساری زندگی اللہ، اللہ کرنے میں گزار دی۔ اللہ پاک نے انہیں بہت ہی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا..... ذکر وفکر مجالس قائم کرنا اور انہیں زینت بخشنے کو وظیفہ حیات بنا رکھا تھا۔

۲۱ر نومبر کو انتقال فرمایا اڑھائی بجے سہ پہر ہالیجی شریف میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ امامت کے فرائض مولانا سائیں عبدالقیوم ہالیجوی مدظلہ نے سرانجام دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا محمد حسین ناصر، عبدالغفار شیخ، قاری عبدالقادر چاچڑ، مولانا محمد حسن چاچڑ اور دیگر دسیوں کارکنوں نے کی اور انہیں ہالیجی شریف میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سمیت ہزاروں علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔

☆☆..............☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار کھارادر کراچی
فون: 32545573

خیبر پختونخواہ کی ڈائری

رپورٹ: مولانا عابد کمال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خیبر پختونخوا کے چار روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ مولانا صابر شاہ نے صوابی میں آپ کا خیر مقدم کیا۔

ختم نبوت کانفرنس طوطائی بونیر: ۲۷ر نومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت طوطائی بونیر میں ختم نبوت کانفرنس شیر علی خان کی صدارت میں منعقد ہوئی، جو صبح ۱۰ بجے سے لے کر عصر کی نماز تک جاری رہی۔ کانفرنس سے مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا اعزاز الحق امیر مجلس صوابی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، ہر آنے والے خطیب کا نعروں کی گونج میں خیر مقدم کیا جاتا رہا۔ مولانا طوفانی کے خطاب نے خوب سماں باندھا اور انہیں بہت داد دی گئی۔ مولانا طوفانی نے پشتو اور اردو زبانوں میں خطاب فرمایا۔ مولانا شجاع آبادی کے رات کا قیام و آرام مدرسہ ترتیل القرآن بابا کرم شاہ نوشہرہ میں مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ کے ہاں رہا۔

لوئر دیر میں ختم نبوت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ورسک مدرسہ مدینۃ العلوم میں ۲۷ تا ۲۹ر نومبر کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں ۲۷ر نومبر کو مولانا تاج محمد، مولانا گل اسلام نے لیکچر دیئے۔

۲۸ر نومبر کو راقم عابد کمال نے اوصاف نبوت پر پشتو زبان میں لیکچر دیا، جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا، جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام، طلبا اور عوام نے شرکت کی۔

اُچ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کے معائنہ کے لئے مولانا شجاع آبادی تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی رفقاء نے استاذ محترم کا خیر مقدم کیا اور اُچ میں دفتر کے قیام اور ضروریات سے متعلق آگاہ کیا۔

مولانا گل نصیب خان سے ملاقات: ۲۹ر نومبر جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر مولانا گل نصیب خان مدظلہ سے ملاقات کے لئے استاذ محترم تشریف لے گئے۔ مولانا گل نصیب خان نے مولانا شجاع آبادی اور رفقاء کا خیر مقدم کیا اور لوئر دیر کے دورہ پر تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک دونوں حضرات کی ملاقات رہی۔ مولانا شجاع آبادی نے پنجاب سمیت ملک بھر میں مجلس کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ جمعیت کے صوبائی امیر نے حسن کارکردگی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے بھی جمعیت تحریک ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس کے شانہ بشانہ رہی ہے اور آئندہ بھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر جمعیت، علمائے ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ اس ملاقات میں مجلس کے مقامی رفقاء بھی مولانا شجاع آبادی کے ساتھ رہے۔ مجلس کے راہنما مولانا مفتاح الدین نے مجلس کے راہنماؤں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ مولانا شجاع آبادی نے شرکاء سے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کا عہد لیا۔

اختتامی نشست سے خطاب: ۲۹ر نومبر کورس کی اختتامی نشست سے مولانا شجاع آبادی اور راقم نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت سے متعلق لیکچر دیئے اور بعد نماز عصر شرکاء کورس کو سند اعزاز دی گئی۔ کورس مولانا محمد تاثیر امیر مجلس اور شیخ الحدیث مولانا عمران خان کی نگرانی میں ہوا۔

عشائیہ میں شرکت: مدرسہ امینیہ باڑوال پائیں کے مہتمم مولانا محب الحق نے خدام ختم نبوت

بھلوال ضلع سرگودھا میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل آبادی جمعیت علماء اسلام کے راہنما مجاہد ختم نبوت مولانا محمد یعقوب احسن مدظلہ کی دعوت پر بھلوال تشریف لائے۔ جہاں آپ نے ۲ر دسمبر کو جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔

مولانا محمد یعقوب احسن ایک عرصہ تک جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر رہے۔ ختم نبوت کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ جامع مسجد مدنی نہر والی کے خطیب ہیں۔ مولانا شجاع آبادی سے عرصہ ۳۵ سال سے یاد اللہ وابستہ ہے۔ جناب عبدالقیوم عاصم کی معرفت تشریف لائے۔ ماسٹر عبدالقیوم عاصم ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔ قادیانیت پر خاصہ مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کا اصل ٹارگٹ حیات عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اس موضوع پر جناب نگر قادیانیوں کے بڑے بڑے مناظرین کو ناکوں چنے چبوا چکے ہیں۔ ان کی استدعا اور مولانا یعقوب احسن کے حکم پر مولانا شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔

مولانا شجاع آبادی بنوں سے تشریف لائے تھے۔ بھلوال سے فارغ ہو کر مولانا شجاع آبادی فیصل آباد کے لئے روانہ ہو گئے، فیصل آباد جانے سے پہلے مجاہد ختم نبوت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کی خدمت میں حاضری دی، جہاں آپ نے مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا امجد علی اور دیگر رفقاء سے ملاقات کی۔

کے اعزاز میں عشائیہ دیا، جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور متقررین شریک ہوئے۔

۳۰ر نومبر کو علاقائی مدارس کے دورے کئے گئے،، جس میں مولانا شجاع آبادی نے ”فتنوں کے مقابلہ میں علماء کرام کے کردار“ کے عنوان پر خطاب فرمائے۔ مردان مجلس کے راہنما مولانا ندیم خان ان پروگراموں میں ساتھ رہے۔

مردان دفتر میں عشائیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا، جس میں مردان مجلس کے زعماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا شجاع آبادی نے مردان مجلس کے دفتر کا تفصیلی معائنہ کیا اور ہدایات جاری کیں۔ مردان مجلس نے خوبصورت دفتر کرایہ پر لیا ہوا ہے، جس میں مرکز، صوبہ اور دیگر جماعتوں کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر اور کتب مہیا ہیں۔

۳۰ر نومبر کو عشائیہ سے فارغ ہو کر مولانا شجاع آبادی راقم الحروف کی معیت میں پشاور تشریف لے گئے، جہاں مولانا گل اسلام اور مولانا تاج محمد، جناب شیر محمد لالی نے خیر مقدم کیا۔ رات کا آرام و قیام جناب شیر محمد لالی کے ہاں رہا۔ یکم دسمبر صبح کی نماز کے بعد بنوں کا سفر کیا۔

بنوں میں ختم نبوت کے اجتماعات

رپورٹ: مولانا حبیب اللہ

گڑھی شیر احمد میں ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے زیر اہتمام جامع مسجد بلال گڑھی شیر احمد میں یکم دسمبر ظہر سے مغرب تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا حاجی حمید اللہ، مولانا ظاہر شاہ، مولانا غریب نواز، مولانا مفتی عصمت اللہ، مولانا مفتی عبدالغنی اشرفی، سید ظہر الدین ایڈووکیٹ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔

کوٹ فتح خیل میں ختم نبوت کانفرنس: یکم دسمبر عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد کوٹ فتح خیل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی عظمت اللہ امیر مجلس بنوں نے کی۔

کانفرنس سے نائب امیر مجلس بنوں مولانا شمس الحق اور مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔

مولانا شجاع آبادی نے ختم نبوت مرتبی، ختم نبوت زمانی، ختم نبوت مکانی پر سہ اقسام کی وضاحت کی اور ثابت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ، زمانے اور مکان ہر اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔ رات کا قیام معروف سرجن ڈاکٹر دوست محمد کے مکان پر رہا اور مولانا شجاع آبادی علی الصبح بھلوال سرگودھا کے لئے تشریف لے گئے۔

☆☆.....................☆☆

چکوال میں مجلس ختم نبوت کی سرگرمیاں

چکوال (مفتی خالد میر) چکوال میں امسال ممبر سازی ہوئی اور ممبر سازی کے بعد تشکیل جماعت ہوئی تو شہر کی تین معتدد شخصیات مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا عبدالقدوس نقشبندی کی سرپرستی اور مولانا مفتی محمد معاذ کی امارت میں تشکیل جماعت ہوئی۔ الحمدللہ! جماعت متحرک وفعال ہے۔

جماعت کی دعوت پر جامع مسجد عائشہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس رکھا گیا۔ اس دوران ۹ر دسمبر کو مولانا عبدالشکور نقشبندی کے ہاں فاروقیہ مسجد میں سیرت تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام تشکیل ہوا تو مولانا عبدالشکور کی استدعا پر ۹ر دسمبر کورس کینسل کر دیا گیا اور مولانا عبدالشکور کے جلسہ میں مولانا شجاع آبادی کا بھی بیان ہوا۔ مولانا شجاع آبادی سے قبل جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مولانا حافظ حمد اللہ کا تفصیلی بیان ہوا۔ حافظ صاحب نے حالات حاضرہ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور جمعیت علماء اسلام کی پارلیمنٹ اور سینیٹ میں خدمات پر روشنی ڈالی۔ آخری خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر معروف شیخ طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی کے فرزند ارجمند مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی کے گھر پر رات کا آرام وقیام رہا۔ ۱۰ر دسمبر صبح کی نماز دارالعلوم حنفیہ کی جامع مسجد میں ادا کی جہاں جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی سے ملاقات ہوئی۔

چکوال میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۰ر دسمبر ظہر سے عصر چکوال کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت پیر عبدالقدوس نقشبندی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد معاذ، مفتی خالد میر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ چکوال میں قادیانیوں نے پرائیویٹ اسکول بنایا ہوا ہے جس میں مسلمانوں کے بچے کثیر تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ اسکول میں قادیانیوں کے ضلعی مربی کے بھی وقتاً فوقتاً لیکچر اور بیانات ہوتے ہیں۔ جس سے نسل نو کے قلوب واذہان میں شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے سامعین سے ہاتھ کھڑے کرا کر عہد لیا کہ وہ اپنے بچے اس اسکول میں نہیں پڑھائیں گے۔ اختتامی دعا مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی مدظلہ نے کرائی۔

جامع مسجد عائشہ میں ختم نبوت کورس: جامع مسجد عائشہ تلہ گنگ روڈ میں ختم نبوت کورس ۱۰، ۱۱ر دسمبر کو منعقد ہوا۔ ۱۰ر دسمبر تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت کے عنوان پر لیکچر دیا۔ ۱۱ر دسمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مولانا عادل خورشید نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا، جسے سامعین نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ کورس کے میزبان مسجد عائشہ کے خطیب قاری محمد عاشق تھے۔ ان شاء اللہ العزیز! کورس کے دوررس نتائج نکلیں گے۔ مولانا شجاع آبادی ۱۰ر دسمبر سبق سے فارغ ہو کر ملتان کے لئے روانہ ہو گئے۔

جامع مسجد الصادق بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس

بہاول پور (مولانا محمد اسحاق ساقی) علماء اہلسنت والجماعت (دیوبندی مسلک) کی تمام دینی و سیاسی جماعتیں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جامع مسجد الصادق میں سیرت النبی کے حوالے سے مشترکہ پروگرام منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۱۲ ربیع الاول کو جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اوپر والے ہال میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ تلاوت کلام کی سعادت جناب قاری منظور احمد مدنی نے حاصل کی نعتیہ کلام اصغر برادران نے پیش کیا۔

کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام خیبرپختونخوا کے راہنما مولانا مفتی کفایت اللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا معین الدین وٹو، مولانا عبدالرحمٰن جامی، مولانا الیاس چنیوٹی، مولانا محمد احمد کہروڑپکا مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ سیرت منانے کی چیز نہیں اپنانے کی چیز ہے۔ نیز رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہر محاذ پر اور ہر مسئلہ پر راہنمائی کرتی ہے۔ ہم نے صرف جلسے اور جلوسوں پر اکتفا کیا ہوا ہے۔ پروگرام رات گئے جاری رہا۔

پروگرام میں مولانا مفتی ارشاد احمد، قاری غلام یاسین صدیقی، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد احمد جالندھری، مولانا صہیب مصطفی سمیت مدارس کے اساتذہ کرام اور مساجد کے ائمہ و خطباء نے خصوصی شرکت کی۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں سیرت النبی کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ڈیرہ شہر اور مضافات میں چوبیس کانفرنسیں منعقد ہوئیں، جس میں علاقائی اور مہمان علماء کرام نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر خطاب فرمایا۔

۱۴ ربیع الاول کو جامع مسجد خالد ابن ولید بستی ترین میں عظیم الشان ختم نبوت اور سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جامعہ اشرفیہ مان کوٹ خانیوال کے مہتمم و شیخ الحدیث نبیرہ حضرت بہلویؒ، مولانا مفتی محمد احمد انور سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مجلس ڈیرہ کے امیر مولانا محمد طارق نے کی۔ تلاوت کلام اور نعتیہ کلام پیش کیا۔

کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ علماء کرام نے قادیانیوں کے نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے واپس کرنے اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ملحقہ فزکس کے ادارہ کو قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے معنون کرنے کی بھرپور مذمت کی اور وفاقی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے فیصلے جن سے مسلمانوں کے معاشی، دینی نقصان کا اندیشہ ہو واپس لئے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان اور بھکر کے مبلغ مولانا حمزہ لقمان، امیر قاری محمد طارق، ناظم مولانا قاضی عبدالحلیم، شیخ محمود الحسن سمیت تمام عہدیداران تقریباً تمام پروگراموں میں شامل رہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

ملتان..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان، مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا حافظ محمد انس ملتان، میاں خان محمد سرگانہ ملتان، حافظ محمد یوسف عثمانی گجرانوالہ، مولانا عبدالروف اسلام آباد، مولانا قاری محمد یاسین فیصل آباد، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن مخدوم آدم، مولانا بشیر احمد فاضل پور، قاری عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، قاضی محمد ابراہیم ناقب اٹک، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں حویلیاں میں ہونے والے ہوائی حادثہ میں جناب جنید جمشید سمیت شہداء اور گزشتہ سال میں رحلت فرما جانے والے حضرات کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں سندھ اسمبلی کی طرف سے اسلام قبول کرنے والوں کے خلاف کی جانے والی قانون سازی کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ سندھ اسمبلی اپنا فیصلہ واپس لے کر برضاء و رغبت اسلام قبول کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے سے سینکڑوں اساتذہ کرام اور ہزاروں طلبہ کا دینی و دنیاوی مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب اپنا فیصلہ واپس لے اور نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس نہ کئے جائیں۔ قائداعظم یونیورسٹی سے ملحقہ فزکس کے ادارہ کو معروف قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر منسوب کرنے کی بھی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ ڈاکٹر مذکور جب تک ہمارے اٹیمی ری ایکٹر کے شعبہ سے متعلق رہے ایک انچ کی پیش رفت نہ ہوئی۔ نیز مذکور نے پاکستان کی سرزمین کو ملعون سرزمین قرار دے کر پاکستان چھوڑ دیا کہ ایسے ملک میں نہیں رہنا چاہتا جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہو۔ نیز ڈاکٹر مذکور سی آئی اے اور یہود و ہنود کا ایجنٹ تھا۔ اجلاس میں نوٹیفکیشن واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈی۔ پی۔ او خوشاب جنوئی قادیانی آر۔ پی۔ او شیخوپورہ ملک خدا بخش ٹھوکر کا بیٹا اور متعصب قادیانی ہے۔ خوشاب جیسے حساس ضلع سے مذکورہ شخص کو اس اہم ترین عہدہ سے الگ کر کے خوشاب کے مسلمانوں کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کو ہٹایا جائے۔ نیز عامر الرحمٰن قادیانی کو ڈپٹی اٹارنی جنرل کے اہم عہدہ سے ہٹایا جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ان اہم مسائل سے متعلق عنقریب اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر اور دینی وسیاسی جماعتوں کا اجلاس اور اے۔ پی۔ سی بلا کر مشترکہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ اجلاس میں ملک کی مجموعی صورت احوال پر غور و خوض کیا گیا۔ مجلس کے شعبہ تبلیغ اور دیگر شعبوں کے متعلق اہم ترین فیصلے کئے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس، منظور کالونی

کراچی (مولانا محمد رضوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے عنوان سے کانفرنسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر کراچی میں بھی ختم نبوت کانفرنسز کا انعقاد ہوتا ہے۔ امسال بھی ماہ ربیع الاول میں شہر کے مختلف علاقوں میں پروگرام منعقد کیے گئے۔ اسی سلسلہ کا ایک پروگرام منظور کالونی فرنیچر مارکیٹ، گجر چوک پر منعقد ہوا۔ پروگرام کی تیاری کے حوالے سے علماء وائمہ کرام کے اجلاس منعقد ہوئے۔ کانفرنس سے قبل مساجد میں سیرت النبی کے عنوان سے پروگرام ہوئے۔ شہر میں اشتہارات، پینافلکس آویزاں کیے گئے۔ کارکنانِ ختم نبوت نے انتھک محنت کی۔ دن رات ایک کرکے محبت رسول کا ثبوت دیا۔ علماء کرام کی ایک کمیٹی نے مہمان حضرات سے رابطہ کیا اور ۱۷ دسمبر کانفرنس کا دن طے ہوا۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ڈیکوریشن، ساؤنڈ سسٹم، پولیس، انتظامیہ اور خصوصاً ڈی سی صاحب سے خصوصی ملاقات ہوئی، جنہوں نے اس پروگرام میں ہر لحاظ سے تعاون کیا۔

بعد نماز عشاء پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قاری تصور حیات، قاری محمد سلیم اور لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمان استاذ القراء حضرت قاری احمد میاں تھانوی دامت برکاتہم نے اپنی تلاوت سے مجمع کے دلوں کو منور کیا۔ نعت رسول مقبول مولانا محمد اسامہ، مولانا اشفاق احمد، محمد عرفان سعید اور مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ نے پیش کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن نے انجام دیے۔ رات ۹ بجے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے سابق مشیر سائیں حاجی مظفر علی شجرہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے لئے محبت ورحمت بن کر آئے ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی اس اسٹیج پر اسی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے تمام مسالک کے علماء کرام کو دعوت دی گئی۔ قادیانی ملک واسلام کے دشمن ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

جمعیت علماء پاکستان کراچی کے صدر بریلوی مکتب فکر کے ترجمان مولانا قاضی محمد نورانی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے امت کا کردار کے موضوع پر مفصل گفتگو کی، انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج شروع دن سے آج تک وسعتِ قلبی کا مظہر رہا ہے اور آئندہ بھی ہمیں یہ حضرات خدمت وحاضری کا موقع دیں گے۔ علماء کرام نے تمام تر مسلکی اختلافات کو پس پشت رکھ کر اس عقیدہ کا تحفظ کیا جس کا ایک منظر آج اس کانفرنس میں نظر آرہا ہے۔ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، سیاسی وغیر سیاسی تمام حضرات موجود ہیں۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے اپنا درد دل عوام الناس اور حکومت کے سامنے رکھا۔ حضرت نے کہا کہ حکومت ہوش کے ناخن لے، قادیانیوں کی سرپرستی سے پہلے والوں کو کچھ نہیں ملا ان کو بھی سوائے ذلت کے کچھ نہیں ملے گا۔ قادیانی ان حکمرانوں کے بھی وفادار نہیں۔

متحدہ جمعیت اہل حدیث کے امیر علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق آئینی دفعات کا ہر حال میں دفاع کیا جائے گا اور ان میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ قبول نہیں کی جائے گی۔

خطیب پاکستان مولانا محمد رفیق جامی (فیصل آباد) نے سیرت النبی کے موضوع پر مسحور کن گفتگو کی۔ آپ نے آمد مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کو اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا، انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ تکرار کے لئے نہیں بلکہ پیار کے لئے آئی ہے۔

ملک عزیز کے مشہور خطیب مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر معجزہ ختم نبوت کی دلیل ہے، انہوں نے اپنے مخصوص علمی انداز میں معجزات النبی سے ختم نبوت کا عقیدہ سمجھایا۔

کانفرنس میں معتزز علماء کرام، سیاسی راہنماؤں کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ خصوصاً پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ، قاری اللہ داد مدظلہ، مولانا قاری شبیر احمد عثمانی مدظلہ، مولانا محمد یوسف مدنی مدظلہ، قاری صدیق احمد سواتی، مولانا نورالحق مدظلہ، مولانا یونس خان، مفتی محمد رمضان، مولانا حشمت اللہ خان، مفتی محمد بلال، مفتی موسیٰ خان، یوسی ناظم چوہدری نواز اولکھ، ملک شاہ نواز اعوان، ڈاکٹر ندیم آرائیں نے شرکت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے کارکنان میں حافظ محمد نوید، اسامہ صابر، شعیب امین، محمد فیصل، محمد منیر، محمد عمر فاروق نے خوب محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

مہمان حضرات کے لئے طعام کا پُرتکلف انتظام ”جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ“ میں کیا گیا۔ سیکورٹی کا انتظام حلقہ منظور کالونی کے کارکنان اور جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے طلبا نے ذمہ داری کے ساتھ ادا کیے۔ آخر میں شکر گزار ہوں جامعۃ الاحسان الاسلامیہ کے مدیر جمعیت اہلحدیث کے راہنما جناب احسن سلفی صاحب کا جنہوں نے کانفرنس کے آغاز سے اختتام تک اپنے رفقاء کے ہمراہ ہر لحاظ سے مکمل تعاون فرمایا۔ اللہ رب العزت اپنے شایانِ شان اجر عظیم نصیب فرمائیں۔ آمین۔

ختم نبوت کا عقیدہ تمام عقائد و اعمال کی اساس اور ایمان کی روح ہے: مولانا اللہ وسایا

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی میں علماء کرام کے خطابات

چیچہ وطنی (مولانا عبدالحکیم نعمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین اور شرکاء نے مطالبہ کیا ہے کہ دیگر اقلیتوں کی طرح قادیانی اوقاف سرکاری تحویل میں لئے جائیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے اور ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد پر مشتمل حلف نامہ درج کیا جائے۔ کانفرنس کی صدارت معروف روحانی شخصیت مولانا سید جاوید حسین شاہ اور مولانا پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے کی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، سینیٹر حافظ حمداللہ، حافظ محمد اکرام برطانیہ، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد ارشاد، قاری زاہد اقبال، مولانا کفایت اللہ حنفی، حافظ محمد اصغر عثمانی، مفتی ظفر اقبال، حاجی محمد ایوب، پروفیسر جاوید منیر، حافظ نصیر احرار، بلال میر لاہور، مفتی عبدالرحمن، مفتی محمد ساجد، مولانا مطیع الرحمن، مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری اور مولانا عبدالباقی سمیت ممتاز مذہبی شخصیات نے شرکت و خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت جیسے غیر متنازعہ عقیدہ کے اسلامی و نظریاتی تشخص کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ ناموس رسالت کے قوانین اور اسلامی اقدار و روایات کا میڈیا پر کھلے عام مذاق اڑایا جا رہا ہے، ہم ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ تمام عقائد و اعمال کی اساس و ایمان کی روح ہے۔ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دینے والوں کو قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور قربت نصیب ہوگی۔

سینیٹر حافظ حمداللہ نے کہا کہ مذہبی آزادی کی بات کرنے والے مسلمانوں کے عقائد اور حجاب کا کھلے عام مذاق اڑا کر امریکی و سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں۔ پاک سرزمین کو امریکی ایجنٹوں اور استعماری سازشوں سے محفوظ بنانا ہوگا۔

قاری زاہد اقبال نے کہا کہ ملک بھر میں قادیانی ارتدادی سرگرمیوں پر ہمیں گہری نظر رکھنی ہوگی اور اسلام و ملک دشمن عناصر کی سازشوں کا مردانگی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

مفتی محمد عثمان نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم اتحاد امت کا مظہر اور اکابرین ختم نبوت نے عدم تشدد کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ناموس رسالت کے تحفظ کا مشن جاری رکھا ہوا ہے۔

مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کو قادیانیوں کی حب الوطنی پر شدید تحفظات و خدشات ہیں، لہٰذا ملک بھر کی تمام قادیانی عبادت گاہوں کا سرچ آپریشن کیا جائے۔

کانفرنس کی منظور شدہ قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ قادیانی معبد خانوں سے قرآنی آیات، کلمہ طیبہ اور اسلامی شعائر کو محفوظ کیا جائے۔ چناب نگر سمیت تمام قادیانی عبادت گاہوں کو اسلحہ سے پاک کیا جائے۔

فیصل آباد میں سیرت النبی کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب

فیصل آباد (مولانا عبدالرشید غازی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے امیر، ہمارے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے پیر و مرشد مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے جامعہ عبیدیہ کے استاذ مولانا محمد طیب کی مسجد ابوبکر صدیق میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ تھے۔ لاہور کے مشہور و معروف نعت خواں مولانا محمد قاسم گجر نے خوب سماں باندھا اور بھی کئی ایک نعت خوانوں نے نعتیہ کلام پیش کیے جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سیرت النبی کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ کانفرنس حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ قبل ازیں مولانا شجاع آبادی نے راقم کی معیت میں پیر طریقت حضرت مولانا سید فاروق ناصر شاہ مدظلہ نائب امیر مجلس فیصل آباد کی عیادت کی اور مجلس فیصل آباد کے راہنما مولانا سید حکیم خبیب احمد شاہ اور دیگر کئی ایک علماء کرام سے ملاقات کی۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، لکی مروت

لکی مروت (مولانا محمد ابراہیم ادھمی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۱ر دسمبر بروز اتوار کو جامع مسجد مولانا جمعہ خانؒ نورنگ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس ضلعی نائب امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی نے ادا کیے۔ کانفرنس حافظ ذبیح اللہ ادھمی و قاری صفی اللہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام آل فاٹا کے امیر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور، جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں کے امیر حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر بہادر مدظلہ نے خصوصی خطاب کیے۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان، ضلعی ناظم ختم نبوت مفتی ضیاء اللہ، مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا بشیر احمد حقانی اور مولانا محمد طیب طوفانی نے بھی مختصر خطاب کیے۔ مقررین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر مفصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور رسول اللہ کی تعلیمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اپنے پیارے نبی کی سیرت اپنانے سے ہمارے انفرادی و اجتماعی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ربیع الاول کا مہینہ بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کا نظام نافذ کیا جائے۔ کیونکہ اسلام امن کا درس دیتا ہے۔ اسلام کے عادلانہ نظام سے ملک کے مسائل حل ہوں گے۔ مقررین نے اس بات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا لیکن کچھ نادیدہ قوتیں اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں۔ جس کی واضح مثال سندھ اسمبلی کا متنازع بل ہے۔ سندھ اسمبلی نے اقلیتوں کو خوش کرنے کیلئے ۱۸ سال سے کم عمر نوجوانوں پر اسلام لانے کی پابندی لگا دی ہے یہ بل اسلام اور آئین پاکستان کے منافی ہے اور اس کو فی الفور واپس لیا جائے اور اس بات پر بھی اظہار افسوس کیا کہ حکومت نے قائداعظم یونیورسٹی کے بلاک کو قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کیا ہے۔ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں، جیسا کہ مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ لہٰذا مصور پاکستان کے فرمان کے مطابق تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ اور قائداعظم یونیورسٹی کے بلاک کو پاکستان کے ایٹمی سائنسدان محسن پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے منسوب کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور چناب نگر کو کھلا شہر قرار دے کر وہاں کے شہریوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں کیونکہ قادیانیوں نے اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ بنایا ہے۔ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ کی دعا بابرکت سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی والدہ محترمہ کا وصال

اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، ختم نبوت حج گروپ کے ڈائریکٹر الحاج عبدالرزاق خان اور مشہور ومعروف کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر عبدالباری خان کی والدہ ماجدہ گزشتہ روز پشاور میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر تقریباً سو برس تھی اور آپ نیک صالحہ متقیہ زاہدہ خاتون تھیں، آپ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز مولانا فقیر محمد پشاوریؒ سے اصلاح کا تعلق رکھتی تھیں، آپ کی اکثر اولاد میں حافظ قرآن اور علماء شامل ہیں۔ آپ کے سات بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں جن میں مشہور ومعروف عالم دین، صحافی وکالم نگار، اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان اور ختم نبوت حج گروپ کے بانی وسربراہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید شامل ہیں۔ انڈس ہسپتال کے ڈائریکٹر اور معروف کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر عبدالباری خان بھی آپ ہی کے فرزند ارجمند ہیں۔ مرحومہ کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر حافظ ناصر الدین خاکوانی وصاحبزادہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی خالد محمود، مفتی محمد حسین کپاڈیا، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، مولانا امان اللہ خالدی، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا قاضی احسان احمد، الحاج محمد وسیم غزالی، محمد انور رانا ودیگر نے پسماندگان سے دلی رنج وغم کا اظہار اور تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۱۹) حافظ عبید اللہ

موجودہ بائبل کے حوالوں کے بارے میں ایک قادیانی عذر

قادیانیوں کا کہنا ہے کہ زبور میں جو حضرت داؤد علیہ السلام کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) کیڑا کہا یہ حوالہ حجت ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ جب تک تورات یا زبور کے کسی فرمودہ کے خلاف اللہ تعالیٰ کا تازہ حکم نازل نہ ہوتا، اس کو درست اور واجب العمل سمجھتے تھے'' نیز حدیث شریف میں ہے کہ بنی اسرائیل سے روایت لے لو، اس میں کوئی حرج نہیں۔(پاکٹ بک،۶۴۰)

جواب

حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب اپنے آپ کو ''کیڑا'' کہنے کی بات تو سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے کیونکہ قرآن کریم جا بجا یہ بیان کرتا ہے کہ تمام بنی آدم انسان اور بشر ہیں کیڑے نہیں، لہٰذا یہ حوالہ تو صریح طور پر قرآن کریم کے خلاف ہے، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیا حکم نازل ہونے تک اہل کتاب کی موافقت کرنا صرف احکام کی حد تک ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ زبور و تورات کی ہر چیز کو آپ من وعن تسلیم فرماتے تھے، پھر بنی اسرائیل کے افراد سے روایت لینے میں کوئی حرج نہ ہونے کی بات فرمائی گئی ہے یہ نہیں فرمایا گیا کہ موجودہ کتابوں زبور، تورات اور انجیل وغیرہ کی تلاوت کیا کرو اور ان میں جو کچھ لکھا ہے بلا حرج اسے صحیح سمجھو، اور سب سے اہم بات یہ کہ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہی موجودہ انگریزی اور اردو والی تورات وانجیل تھی جو آج بائبل کے نام سے موجود ہے اور جس کے حوالے قادیانی دیتے ہیں؟

ناکام پیش گوئیاں اور جھوٹے الہام

جب ہم مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسے نجومیوں کی طرح تکے لگانے کی عادت تھی جسے وہ پیش گوئی کا نام دیا کرتا تھا اور اس نے اپنی صداقت کا معیار بھی قرآن وحدیث کو نہیں بلکہ اپنی پیش گوئیوں کو ٹھہرایا (حوالے آگے آرہے ہیں)، مثال کے طور پر اسے پتہ چلتا کہ اس کے فلاں مرید کی بیوی امید سے ہے تو وہ پیش گوئی جاری کر دیتا کہ اس کے ہاں لڑکا ہوگا یا لڑکی، بلکہ اپنی بیوی کے بارے میں بھی ایسے ہی تکے لگا دیا کرتا، یا کسی کے ساتھ مباحثے میں چت ہو جاتا یا کوئی اس کی بات نہ مانتا تو ایک دم فریق مخالف کی ایک خاص مدت میں موت کی پیش گوئی صادر کر دیتا، لیکن ایسا بدقسمت تھا کہ اس کی اکثر و بیشتر پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں، اور شاطر ایسا تھا کہ بجائے یہ تسلیم کرنے کے کہ اس کی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی الٹا کوئی نہ کوئی نئی تاویل یا بہانہ لے کر میدان میں آجاتا، مثال کے طور پر ایک عیسائی پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثے میں چت ہونے کے بعد اس کے بارے میں پیش گوئی داغ دی کہ وہ پندرہ مہینے کے اندر اندر مرجائے گا، پندرہ مہینے تک بلکہ پندرہویں مہینے کی آخری رات تک مرزا اور اس کے مرید یہ دعائیں کرتے رہے کہ یا اللہ آتھم مرجائے، آخری رات کو مرزا نے ٹوٹکوں کا سہارا بھی لیا اور چنوں پر کچھ پڑھوا کر ایک غیر آباد کنویں میں ڈالنے خود گیا، لیکن آتھم نہ مرا، جب مرزا کی ذلت ہوئی تو مرزا نے یہ بیان داغا کہ چونکہ آتھم نے توبہ کرلی تھی اس لئے موت سے بچ گیا کیونکہ پیش گوئی میں یہ شرط تھی کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع نہیں کرے گا تو مرجائے گا (یہ بات مرزا کو اس وقت پتہ چلی جب پندرہ مہینے گذر چکے تھے) اب آتھم نے کہا کہ میں نے ہرگز کوئی توبہ نہیں کی، میں کل بھی عیسائی تھا اور آج بھی عیسائی ہوں، اور مرزا کہے کہ نہیں تم نے توبہ کی تھی یعنی مدعی سست گواہ چست والا حساب تھا، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اگر بالفرض مرزا کے خدا نے آتھم کو اس لئے پندرہ مہینے کے اندر موت نہ دی کہ اس نے توبہ کرلی تھی تو جب آتھم نے یہ کہا کہ میں نے کوئی توبہ نہیں کی تو اسی وقت مرزا کا خدا اسے موت دے دیتا، لیکن اب مرزا نے نیا تماشہ شروع کیا کہ آتھم قسم کھائے کہ اس نے توبہ نہیں کی وغیرہ وغیرہ، اور اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ مرزا نے یہ بیان بھی دیا کہ آتھم نے تو دوران مباحثہ ہی کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرلی تھی، لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا کو اس توبہ کا پتہ پندرہ مہینے گذرنے کے بعد کیوں چلا؟، بہرحال اس طرح کی مثالیں مرزا کی تقریباً ہر پیش گوئی میں ملتی ہیں، اس سے پہلے کہ ہم مرزا کی پیش گوئیوں پر بات کریں آیئے دیکھتے ہیں مرزا قادیانی نے اپنے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار کیا مقرر کیا تھا؟۔

مرزا قادیانی کا اپنے صدق اور کذب کو پرکھنے کے لئے پیش کردہ معیار

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ کے کسی نبی نے بھی اپنے سچے ہونے کا معیار اپنی پیش گوئیوں کو نہیں بتایا کہ اگر میری

فلاں پیش گوئی سچی ہوئی تو میں سچا ورنہ میں (نعوذ باللہ) جھوٹا، اللہ کے نبی کو اپنے سچے ہونے میں ہرگز تردد یا شک نہیں ہوتا، لیکن بناوٹی نبی نے اپنے صدق وکذب کو جانچنے کا معیار کیا بتایا؟ ملاحظہ فرمائیں:

"بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔" (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن:۵،ص:۲۸۸)

اور پھر مرزا نے یہ اعلان بھی خود کیا۔

"اگر ثابت ہو کہ میری سو (۱۰۰) پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔" (اربعین:۴، روحانی خزائن:۱۷،ص:۴۶۱، حاشیہ)

اور یہ بھی مرزا قادیانی کی ہی تحریریں ہیں:

"جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔" (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن:۵،ص:۳۲۲،۳۲۳)

"یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن:۱۵،ص:۳۸۲)

"اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن:۱۹،ص:۵)

آپ نے پڑھا کہ کس طرح مرزا نے اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کا معیار اپنی پیش گوئیوں کو بتایا اور کس طرح اس نے اقرار کیا کہ اگر میری ایک پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی تو میں جھوٹا، ہم سر دست مرزا قادیانی کی صرف تین پیش گوئیوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی مسماۃ محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کی پیش گوئی اور اس کا انجام

اس پیش گوئی کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ مرزا کے رشتہ داروں میں ایک شخص احمد بیگ نام کا تھا جس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام محمدی بیگم تھا، اسے زمین کی منتقلی کے ایک مقدمے میں مرزا قادیانی کے دستخطوں کی ضرورت تھی چنانچہ وہ مرزا کے پاس آیا اور اپنا مدعا بیان کیا، مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ میری عادت ہے کہ میں ہر کام سے پہلے استخارہ کیا کرتا ہوں لہذا میں پہلے استخارہ کروں گا پھر فیصلہ کروں گا کہ دستخط کروں یا نہ کروں، چنانچہ مرزا کے بقول اس نے استخارہ کیا تو اس کے خدا نے اسے یہ حکم دیا کہ صرف اس شرط پر احمد بیگ کی درخواست پر دستخط کرو کہ وہ اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح تمہارے ساتھ کردے (مرزا قادیانی نے یہ ساری بات مورخہ ۱۰رجولائی ۱۸۸۸ء کو اپنے ایک اشتہار میں خود بیان کی ہے، دیکھیں مجموعہ اشتہارات، جلد۱، صفحات ۱۳۶ومابعد)، مرزا نے ساتھ ہی احمد بیگ کو ڈرانے کے لئے یہ پیش گوئی بھی داغ دی کہ:

"اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات، ج:۱،ص:۱۳۶)

ذرا آگے لکھا:۔

"معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (یعنی احمد بیگ۔ناقل) کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔" (حوالہ سابقہ)۔

مرزا قادیانی نے احمد بیگ کو لالچ بھی دیا اور یوں کہا:

"اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ اس سے اس کی بڑی لڑکی کا رشتہ اپنے لئے مانگو، اور اس سے کہہ دو کہ پہلے تمہیں اپنا داماد بنائے پھر تم سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے، اور یہ بھی بتاؤ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں وہ زمین بھی دے دوں گا جو تم مانگ رہے ہو اور اس کے ساتھ اور زمین بھی دوں گا اور میں تم پر اس کے علاوہ اور احسانات بھی کروں گا۔" (ترجمہ عربی تحریر، آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن:۵،ص:۵۷۲،۳ء۵)

بلکہ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے والد کو اس رشتے کے بدلے میں یہاں تک پیش کش کردی کہ:

"میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہاری بیٹی کو اپنی زمین کا بلکہ اپنی مملوکہ ہر چیز کا تیسرا حصہ دوں گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی دوں گا۔" (ترجمہ عربی تحریر آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن:۵، ص:۵۷۳)

لیکن محمدی بیگم کے باپ نے اپنی بیٹی کا رشتہ مرزا قادیانی کو دینے سے صاف انکار کردیا تو پھر مرزا نے پینترا بدلا اور کہا کہ تم جو مرضی کرلو اس لڑکی کو تو ہر حال میں میرے نکاح میں آنا ہی ہے، چنانچہ لکھا:

"سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں (یعنی جو اس رشتہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ناقل) تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہوجاتا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات، ج:۱،ص:۱۳۷)

اس سے پہلے بتاریخ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کو بھی مرزا قادیانی یہ لکھ چکا تھا:

"آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات، ج:۱،ص:۹۶، حاشیہ)

مورخہ ۲؍مئی ۱۸۹۱ء کو مرزا قادیانی نے ایک اور اشتہار نکالا جس میں لکھا:

”خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کرکے اس کو میری طرف لے آوے۔“ (مجموعہ اشتہارات ،ج:۱،ص:۱۸۶)

بتاریخ ۲۸؍دسمبر ۱۸۹۱ء ایک بار پھر مرزا قادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں یہ لکھا کہ اسے یہ الہام ہوا ہے:

”اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے، کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ،ہم نے خود اس سے تیرا عقد باندھ دیا ہے اور میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔“ (مجموعہ اشتہارات ،ج:۱،ص:۲۴۷)

آپ نے دیکھا کہ مرزا کے دعویٰ کے مطابق اس کے خدا نے اس کا عقد (نکاح) محمدی بیگم کے ساتھ باندھ دیا تھا۔

اس وقت تک چونکہ محمدی بیگم ابھی کنواری تھی اس لئے مرزا اپنی پیش گوئیوں میں یہی کہتا رہا کہ وہ میرے نکاح میں ضرور آئے گی چاہے کنواری ہونے کی حالت میں یا بیوہ ہوکر ،لیکن محمدی بیگم کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کے لالچ اور بعد ازاں دھمکی آمیز پیش گوئیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپریل ۱۸۹۲ء میں محمدی بیگم کا نکاح موضع پٹی ضلع لاہور کے رہنے والے ایک شخص سلطان محمد بیگ کے ساتھ کردیا اس طرح مرزا کی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد لے گیا (آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا کے مطابق اس کے خدا نے اس کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ کردیا تھا) چنانچہ مرزا قادیانی کی امیدوں پر پانی پھر گیا ،اب اگر مرزا قادیانی کی جگہ کوئی شریف آدمی ہوتا تو وہ خاموشی اختیار کرلیتا کیونکہ اب محمدی بیگم کسی اور کی منکوحہ تھی اور شریف آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے کی بیوی کا نام اشتہاروں میں اچھالتا رہے ،لیکن مرزا قادیانی نے انتہائی غیر شریفانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اشتہار پر اشتہار نکالنے شروع کردیے ،محمدی بیگم کا باپ جس کے بارے میں مرزا نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ وہ محمدی بیگم کا نکاح کسی اور کے ساتھ ہونے کی صورت میں تین سال کے اندر مرجائے گا اور محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا (جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی بیگم کے باپ کو اس کے خاوند کے بعد مرنا تھا) وہ کبیر السن ہونے کی وجہ سے فوت ہوگیا ،مرزا قادیانی نے چھلانگیں لگانی شروع کردیں کہ میری پیش گوئی کا پہلا حصہ پورا ہوگیا ،اور پھر مرزا نے اپنی پیش گوئی میں اضافے کرنے بھی شروع کردیے اور ایسی تحریریں لکھنی شروع کیں۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
فیصل
مکمل علاج مکمل خوراک
قیمت 3000روپے
وزن 600گرام
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33اجزا کا اکسیر مرکب
☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگر موتھے	مغز بندق	آرو خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	لاچی خورد	بیج کاہو	مغز فندق
ورق طلاء	لونگ	مائیں	لاچی کلاں	بیج خشخاش	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	بزموتھے	زنجبیل	ماجو	
مغز چلغوزہ	پھٹکری بادام	رس کترائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔
✓ دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200روپے
✓ جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500گرام
✓ عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

خاص اجزائے ترکیب

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جو ہر مرجان	مغز تربوز
گل گاؤزبان	لاچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ لائٹ ڈی گراؤنڈ سپلائز کالونی فیصل آباد

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوّت کے گلہائے رنگارنگ

ایسے ۴۴۹ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات
جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب: شاہینِ ختمِ نبوّت
مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

تین جلدوں کا مکمل سیٹ
قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486